یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو وزبازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا مع محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عوام سے ..... سے ر.... علحدہ ر

طبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق... علحدہ ر.... پیشگی

ہمیشہ ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار

جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ

جاتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین سفت درج کیجائینگی اعلےٰ درجہ کے

مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے

روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ

مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔ +

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳۹ | امرتسر مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

قانون فتنہ انگیزی کی ترمیم

اور

اینگلو انڈین اخبارات کی تہدید

۲۱۔ جون کے اجلاس لیجسلیٹو کونسل مین مسٹر چاپمرز قانونی ممبر نے دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند اور ضابطہ فوجداری کے اُس قدر حصہ کی جو اوس سے متعلق ہے ترمیم پیش کرکے تحریک کی کہ غور کے لئے اوسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ صاحب موصوف نے تحریک سے پہلے ترمیمون کے متعلق ذیل تقریر کی جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

پہلے چند مہینون کے واقعات اسبات کے متقاضی ہوئے کہ مفسدانہ و فتنہ انگیز تحریرون اور تقریرون کے متعلقہ قانون کیطرف خاص توجہ کیجائے۔ مگر ہمنے پختہ ارادہ کرلیا تہا کہ اس معاملہ مین تعجیل سے کام نہ لیا جائے اور بخوبی سوچ سمجھکر ضروری ترمیم و اصلاح کیجائے اسکے لئے ہمارے سامنے دو مختلف راہین موجود تہین۔ ایک تو یہ تہا کہ ۱۸۷۸ء کے ایکٹ مطابع کے مشابہ پہر نیا قانون نافذ کردین۔ دوسرا یہ کہ فتنہ انگیزی کے متعلقہ موجودہ قانون مین ایسی اصلاح کردین جس سے مطلوبہ مدعا بخوبی پورا ہو جائے ہم نے آخری امر کو پسند کیا ہے لیکن چونکہ پہلے امر پر بہی بڑا زور دیا گیا تہا اور اکثر ایسے صاحب اوسکے حامی تہے جنکی رائے نہایت گران وزن ہے اسلئے مین اُن وجوہات کو بالاختصار بیان کردینا مناسب سمجہتا ہون جن کے باعث ہم نے قانون مطابع کے مکرر نفاذ کو پسند نہین کیا۔ قانون مذکور کا اصل مدعا یہ تہا کہ دیسی اخبارات کی تحریرات پر اگر کلکٹور عاملان اقتدار قائم کیا جائے۔ یہ اصل گورنمنٹ کی رائے مین دو وجہ سے قابل اعتراض تہا۔ اول یہ کہ ہم دیسی اور دیگر مطابع مین امتیاز پیدا کرنیکی کوئی وجہ نہین پاتے۔ بلالحاظ اس امر کے کہ کس زبان مین خیالات ظاہر کئے جاتے ہین۔ آزادی تقریر ملکہ معظمہ کی کل رعایا کے لئے یکسان ہونی چاہیئے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمکو (یعنی گورنمنٹ کو) دیسی پریس سے کوئی خاص نزاع نہین۔ اور ہم اوسپر اقتدار قایم کرنا نہین چاہتے۔ ہم ایسی نکتہ چینیون کو جو مناسب و واجب اور نیک نیتی سے کیجائین بڑی خوشی سے سننے کو تیار ہین بلکہ اگر زیادہ وضاحت چاہو تو ہم اپنے لئے تو اسبات کی ذرہ بہر بہی پروا نہین کرتے کہ وہ نکتہ چینی کس عبارت مین و پیرایہ مین کیجاتی ہے (یعنی گورنمنٹ کا ذاتی طور پر اوس سے کوئی حرج نہین۔ اگر کوئی جاہل ایسے اعتراضات سے متاثر ہوکر سرکشی پر آمادہ ہو تو وہ اپنا ہی سر کچلوائیگا۔ پس ایسی بیوقوفون کو ہی مغویانہ تحریرات سے بچانیکے لئے یہ انتظام کیا جارہا ہے)۔ انگلستان کے قانون کا لب لباب یہ ہے کہ ہر شخص کو آزادی ہے کہ جو وہ چاہے بولے۔ لکہے یا چہاپے۔ اگر اوسکی تقریر یا تحریر قانون ملک کے برخلاف ہوگی تو خود اوسکا خمیازہ بہگت لیگا۔ جبتک وہ قانون کے دائرہ کے اندر رہے کسی کو تعرض کا استحقاق نہین۔ یہ اصل نہایت معقول اور مبنی بر دانش ہے اور اسی کی ہمکو تقلید کرنی چاہیئے۔ مگر اسکے ساتہہ ہی یہ انتظام کرنا لازمی ہے کہ قانون عملی طور پر نص منسوخ نہ رہنے پائے۔ بلکہ مجرمون کو فوراً کسی کی سزا دیجائے۔ یہ فیصلہ کرنیکے بعد ہم نے موجودہ قانون مین ضروری ترمیمین تجویز کی ہین جو بہت تہوڑی ہین۔ اسبارہ مین پہلا سوال یہ تہا کہ کیا ہمکو دفعہ ۱۲۴ (الف) کی ترمیم کی ضرورت ہے؟ میری رائے ہے کہ اوسکی عبارت صاف اور واضح نہین۔ یہ دفعہ فتنہ انگیزی کے جرم کے لئے ۱۸۷۰ء مین سر جیمز سٹیفن کی تحریک پر تعزیرات ہند مین ایزاد کیگئی تہی۔ اور اُس نے مسودہ کو پیش کرتے وقت کہا تہا کہ اس ایزادی کا مدعا یہ ہے کہ ہند کے قانون کو انگلستان کے قانون کے مشابہ بنایا جائے۔ کلکتہ۔ الہ آباد اور بمبئی ہائیکورٹون نے فیصل کردیا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف نفرت یا بغض کے خیالات رعایا مین پیدا کرنا مستوجب تعزیر جرم ہے۔ خواہ لوگون کو سرکار کی عملی مخالفت کرنے پر نہ اُکسایا جائے اور یہی انگریزی قانون کا منشا ہے۔ تاہم مجموعہ ضوابط مین قانون کی عبارت مبہم نہین ہونی چاہیئے۔ اور علاوہ برین گو تین متذکرہ بالا کورٹون نے قانون کی تعبیر یکسان کی ہے۔ لیکن چونکہ دوسرے ہائی کورٹ اور چیفکورٹ اونکے فیصلون کے پابند نہین ہین۔ اسلئے دفعہ ۱۲۴ (الف) کی عبارت بدل کر واضح و مفصل کردیجاتی ہے۔ انگلستان مین مغویانہ نیت سے جو تقریر یا تحریر ہو وہ مجرمانہ ہے۔ اور نیت کا قیاس الفاظ سے کیا جاتا ہے

اُن الفاظ کے استعمال کرنیوالے کی واقعی نیت کا کوئی لحاظ نہین کیا جاتا۔ پس گورنمنٹ تجویز کرتی ہی کہ موجودہ دفعہ منسوخ ہوکر اوسکی جگہہ مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کیجائے :-

"جو کوئی شخص الفاظ یا تحریر یا اشارہ وکنایہ یا کسی اور طرح سے ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ کے برخلاف لوگون کے دلون مین نفرت یا حقارت پیدا کرے یا پیدا کرنے کی کوشش کری۔ یا اونکی برخلاف خیالات بدخواہی کو پیدا کری یا پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ یا ملکہ معظمہ کی رعایا کے مختلف گروہون مین عناد اور رنجیدگی بڑہانے کی کوشش کری۔ وہ حبس دوام بعبور دریائے شور۔ یا کسی کم میعاد کے لئے جسکے ساتھہ جرمانہ بہی ایزاد کیا جاسکتا ہے۔ یا سزا قید کا جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے۔ اور جسکو ساتھہ جرمانہ ایزاد کیا جاسکتا ہے یا جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ بدخواہی کے خیالات پیدا کرنے مین نمکحرامی۔ اور ہر قسم کی دشمنی یا مخالفت شامل ہے۔ گورنمنٹ کے افعال واحکام پر جایز وسایل سے اونمین تغیر وتبدل کرانے کی نیت سے اس طرح نکتہ چینی کرنا کہ بغض یا نفرت یا بدخواہی پر آمادہ نہ کیا جائے اور نہ آمادہ کرنیکی کوشش کیجائے اس دفعہ کی رو سے جرم نہین ہے"۔

اِس عبارت کے پڑہنے سے ناظرین کو معلوم ہوجائیگا کہ موجودہ دفعہ کی نسبت اسمین بدخواہی کی تعریف ہی بالوضاحت نہین کیگئی۔ اور اس دفعہ کو اور زیادہ محیط اور اوسکے دایرہ کو وسیع ہی نہین کردیا گیا۔ بلکہ قید کی سزا تین سے دس برس کردی گئی ہی۔ اور رعایا کے مختلف گروہون مین دشمنی بڑہانے کو بہی جرم بنادیا گیا ہے۔ مجوزہ دفعہ کی جدید وضاحت کی نسبت گو کیسا ہی اختلاف رائے کیون نہ ہو۔ اس نئی ایزادی کی معقولیت اور مناسبت سے کسی کو انکار نہین ہوسکتا۔ تفرقہ اندازی اور نفاق بڑہانیکا مادہ ملک مین اس خطرناک سرعت سے پہیلتا جارہا ہے کہ اگر اوسکا چندی اور انسداد نہ کیا جاتا۔ تو ہندوستان بہی خانہ جنگون اور بلوون کے لحاظ سے کسی سرحدی علاقہ سے جہان کے قبیلے ہر وقت ایک دوسری کے ساتھہ برسرجنگ رہتے ہین کم نہ رہجاتا۔ مسٹر چامپرز کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ جب انگلستان ایسی ملک مین جہان ایک قوم اور ایک مذہب کے لوگ آباد ہین ایسا کرنا جرم ہے تو ہندوستان مین جہان سینکڑون مختلف القوم والمذہب جماعتین آباد ہین اس حرکت کو جرم نہ سمجہنا سخت غلطی تہی۔

اسکے بعد صاحب موصوف نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۵ ("بغاوت یا جرایم مخالف امن وخلایق کرانے کی نیت سے جھوٹا بیان یا جھوٹی افواہ وغیرہ پہیلانا" جسکی سزا دو برس تک کی قید ہے) کی ترمیم پیش کی۔ موجودہ دفعہ مین جھوٹ شرط لازمی تہی۔ اب اسکو آزاد کرنے کی تجویز ہے۔ اور یہ ملزم کا فرض ہوگا کہ اپنے بیان کو سچا ثابت کرکے یہ یقین دلائے کہ وہ بغاوت یا بدامنی پہیلانے کی نیت سے نہین کیا گیا تہا۔ یعنی اگر بیان یا افواہ سچ ہی ہو مگر وہ نیت کی درستی ثابت نہ کرسکے تو بہی مجرم ہے۔ نئی دفعہ کی رو سے ہر قسم کے فوجی سپاہی یا افسر کو کسی بیان یا افواہ یا اطلاع سے بغاوت یا عدول حکمی پر مایل کرنا۔ یا اوس بیان یا افواہ سے عامہ خلایق یا اوسکے کسی حصہ کو سرکار یا امن عامہ کے برخلاف ارتکاب جرم پر مایل کرنا۔ یا رعایا کے ایک فریق کو دوسرے فریق کے برخلاف جرم کا مرتکب بنانا یا اوسکی ترغیب دینا جرم ہی جسکی سزا دو برس تک قید یا جرمانہ یا دونون قسم کی سزا ہے۔

ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ مین بہی ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ مولوی ہدایت رسول کو جب اس دفعہ کے رو سے عدم ارخال ضمانت پر ایک سال کیلئے قید کیا گیا تہا تو ہم نے اعتراض کیا تہا کہ دفعہ کی موجودہ عبارت کو مدنظر رکہکر وہ الفاظ جو مولوی ہدایت رسول کیطرف منسوب کئے گئے ہین خواہ فی نفسہم کیسے ہی قابل ملامت اور نامناسب کیون نہ ہون مولوی مذکور کو دفعہ ۱۰۷ کی ذیل مین لانیکی اجازت نہین دیتے۔ اور ہمکو یقین کامل تہا کہ اگر یہ بحث عدالت اپیل تک پہونچتی تو جس طرح بمبئی ہائیکورٹ نے پونا کے مجسٹریٹ کے فیصلہ کو منسوخ کردیا ہے اسیطرح لکھنو کے مجسٹریٹ کا فیصلہ منسوخ ہوجاتا۔ مگر مولوی کی قسمت مین جیل تہا۔ اوسکی طرف سے کوئی اپیل دایر نہ ہوا۔ تاہم گورنمنٹ کے مشیر قانونی کی تیز نظر سے یہ سقم نہ بچ سکا۔ اونکو دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ساتھہ ہی اسپر بہی فوراً توجہ ہوگئی۔ اور اب اُس مین یہ ایزادی کرنے کی تجویز کرتی ہین کہ صرف ایسے ہی اشخاص پر جن سے نقص امن کا اندیشہ ہو۔ اس دفعہ کا اقتدار نہ رکہا جائے۔ بلکہ اون لوگون کے لئے بہی جو تقریر یا تحریر سے فحش یا سفیہانہ اور مزیل حیثیت باتون کو مشتہر کرین یا کرنیکی کوشش کرین اوسکو موثر بنادیا جائے۔ صاحب موصوف کی رائے ہی کہ گو ایسے شخصون کی تقریر وتحریر سے جہال پر بہت اثر پڑسکتا ہی۔ مگر بداتہم وہ عموماً ایسے کم حیثیت اور حقیر ہوتے ہین کہ اونکی تنبیہ وتہدید کے لئے باقاعدہ جوڈیشل مقدمات بنانا فضول ہی۔ اس دفعہ کے مطابق سرسری طور پر گوشمالی کردینا اونکے لئے کفایت کریگا۔ اور چونکہ اس دفعہ کے رو سے فقط پریسیڈنسی یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یا خاص طور پر اختیار دیئے گئے مجسٹریٹان درجہ اول ہی کارروائی کرسکین گے اور اونکے احکام کی ہائیکورٹون مین اپیل ونگرانی ہوسکیگی۔ اسلئے یہ اندیشہ نہین ہوسکتا کہ دفعہ مذکور کے مزید اختیارات سے بُری طرح یا ناجایز طور پر کام لیا جاسکیگا اور کسی پر بیجا تشدد ہوسکے گا۔

ضابطہ فوجداری کے دوم ضمیمہ مین یہ ترمیم تجویز کی گئی ہے کہ دفعہ ۱۲۴ (الف) کے مقدمات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مجسٹریٹان درجہ اول بہی سماعت کرسکین گے۔ تاکہ معمولی مقدمات مین سرکار کو زیادہ اخراجات کا زیربار نہ ہونا پڑے اور معمولی مجرمون کو مجسٹریٹ ہی سزا دیدیا کرین۔ اور جس مقدمہ کو وہ اہم سمجہین اوسے سشن مین بہیجدین۔ جہانتک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹون کا تعلق ہے اس ترمیم سے آسام و پنجاب مین کوئی فرق نہین پڑا۔ کیونکہ ان دونون صوبون مین عموماً کل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایسی جرایم قابل ششن کی تجویز کا اختیار رکہتے ہین جنکی پاداش مین سزا موت مقرر نہین ہے۔ مجسٹریٹان درجہ اول کو بہی ایسے نازک مقدمات کی سماعت وتجویز کا اختیار دیدینا مسٹر چامپرز کو بہی دل مین کسی قدر ضرور کہٹکا ہوگا ورنہ وہ اسکی معقولیت کو ان دلایل سے ثابت کرنیکے لئے اس قدر جدوجہد نہ کرتے کہ اول تو ایسے مقدمات لوکل گورنمنٹ یا گورنر جنرل کی منظوری کے بغیر قایم نہین کئے جاسکین گے۔ دوم مجسٹریٹون کی فیصلے اپیل ونگرانی کے تابع ہونگے۔ اور اسلئے کسی بیجا کارروائی کا اندیشہ نہین ہے۔

نواب والیسرائے نے بہی ان ترمیمون کے متعلق تقریر کرکے ارشاد فرمایا کہ مین ذاتی طور پر بہی ایسے قانون کا جس سے دیسی پریس کی آزادی مین فرق آئے سخت مخالف ہون۔ موجودہ قانون مین بہی یہ ترمیمین گورنمنٹ کی حفاظت کے لئے نہین بلکہ نادانون اور جہال کو چند مفسدہ انگیز طبیعتون کے شر سے محفوظ رکہنے کے لئے تجویز کی گئی ہین۔ گورنمنٹ ملک کے لئے ایسا قانون رکہنا چاہتی ہی جو منصفانہ اور رعایا کی بہتری پر مبنی ہو اور وہ اوسکی خلاف ورزی کرنیوالون کو فوراً تنبیہ وتہدید کرنا اپنا اہم فرض سمجہتی ہے اور چونکہ ان ترمیمون سے یہ مدعا حاصل ہوسکتے ہین اسلئے مین کونسل کو اونکے منظور کرنے کی سفارش کرتا ہون۔

نواب ممدوح کی تقریر ختم ہونے پر مسٹر جے گوبند لال نے ریمارک کیا کہ گورنمنٹ ان ترمیمون کے پاس کرنے مین سرعت سے کام لے رہی ہی تو والیسرائے نے جوابدیا کہ گورنمنٹ کوئی تعجیل نہین کررہی ہے۔ یہ مسودے حسب معمول کئی ہفتے ہوئے کل لوکل گورنمنٹون کے پاس بہیجدیئے گئے تہے۔ اور یہ اجلاس اس لئے اس قدر جلدی کیا گیا ہے کہ دوسرے اجلاس تک سلیکٹ کمیٹی کو اعتراضات سننے کے لئے کافی وقت مل سکے۔ ہان گورنمنٹ کا یہ پختہ ارادہ ہی کہ اس سشن مین ان مسودون کے متعلق کونسل کا فیصلہ حاصل کرلے۔ اسکے بعد کونسل جنوری کے پہلے جمعہ تک ملتوی کیگئی۔ اور آیندہ کونسل کے اجلاس اسی دن ہوا کرین گے۔

اِس مسودہ پر دیسی اخبارات مخالف یا موافق جو رائے ظاہر کرینگے وہ تو پہر دیکہی جائے گی سردست ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے کل ہندوستان کے سربرآوردہ اینگلو انڈین اخبار پایونیر کی رائے کا خلاصہ درج کردینے پر کفایت کرتے ہین جس سے اونکو نہ صرف اس کی تہذیب وشائستگی کا اندازہ معلوم ہوجائیگا۔ بلکہ اوسکی نکتہ چینی کی طرز وانداز اور سرکار کو ملک کی خیرخواہی کی مقدار سے بہی واقف ہوجائینگے۔ سب سے اول یہ نیم سرکاری پرچہ نواب والیسرائے کے بیان پر معترض ہوکر لکہتا ہی کہ ضابطہ فوجداری کا ترمیمی مسودہ بیشک کل گورنمنٹ گزٹون مین چہپ چکا ہے۔ مگر مجوزہ ترمیمات کا اُس مین نام ونشان نہین۔ اور نہ وہ کسی گزٹ مین پہلے شایع ہوئی ہین۔ اسکے بعد وہ مسٹر چامپرز کیطرف متوجہ ہوتے ہین کہ ۱۸۷۸ء کے قانون کو دوبارہ نافذ نہ کرنے کی جو وجوہات پیش کی گئی ہین ویسی وجوہات پارلیمنٹ کی ممبری کا امیدوار اگر لوگون کو اپنا طرفدار بنانے کے لئے پیش کرے

توشاید بیجا ہو - مگر ہندوستان کی کونسل مین اُنکو اپنا اصول ٹھہرانا ہرگز درست نہ تہا -
دیسی اور کسی دوسرے پریس مین خط امتیاز کے کھینچنے کی مسٹر جامزر کو کوئی ضرورت نہین - وہ
پہلے ہی سے موجود ہے - اور اگر قانونی ممبر اوس کے وجود سے منکر ہے تو اِس سے وہ
معدوم نہین ہوگیا - اینگلو انڈین اخبار نویس پہلے انگریز ہے - اور پھر دوسرے درجہ پر
اخبار نویس (یعنی اُسکو اپنی قوم کی فلاح وبہبود کا خیال مقدم ہوتا ہے اور اخبار نویس کے
فرایض کو دوسرے درجہ پر سمجھتا ہے) برخلاف اِس کے دیسی اخبار نویس سو مین سے
نوے صورتون مین محض ایک اجیر منشی (کرایہ کا ٹٹو) ہوتا ہے - اور جبتک کہ
اوسے یہ خیال ہو کہ ایسا کرنے سے مجھے کوئی خطرہ نہین اور ساتھ ہی اِس سے مجھی کچھ
مالی منفعت بہی ہوجائے گی - تو وہ ہر ایک امر بیباکی سے لکھ دیتا ہے -
اینگلو انڈین اخبارات نے پہلے اینگلو انڈین پر چہ فرینڈ آف انڈیا کے وقت سے
لیکر تا ایندم اپنی سود مندی ملک اور گورنمنٹ دونون کے حق مین ثابت کر دی
ہے - برخلاف اس کے دیسی اخبارات نے سوائے معدودے چند معزز مستثنیات
کے ثابت کر دیا ہے کہ جب کبھی اس کو آزادی ملی ہے وہ غلط بیانیون
کذب وافترا اور جہوٹی تہمتون کے پہیلانے اور لگانے کا آلہ رہا ہے - اگر کوئی
انگلو انڈین اخبار بالفرض محال کبھی نقصان رسان اور مضر خلاف بیانیون
کو شایع کرنے لگ جائے تو اوس کے خریدار اوسکو فوراً چہوڑ دین - اس کے برخلاف
دیسی اخبارات کے خریدار عموماً جاہل اور سادہ لوح شخص ہوتے ہیں جو محض
گورنمنٹ کی شکوہ شکایت اور انگریز حکام ضلع کی بدگوئی سننے سے خوش
ہوسکتے ہین - قصہ مختصر دیسی اور اینگلو انڈین اخبارات مین وہی فرق
ہے جو آوارہ گرد ڈومون یا چوری پیشہ سانسیون اور رعایا کے دیانت دار اور معزز افراد مین ہے
پس جب ایک صورت مین قانون پولیس کو نگرانی کے خاص اختیارات دے رہا ہے - تو دوسری صورتین
بہی ایسا ہی کیون نہ کیا جائے" - اِسکے بعد کئی سطر وبعد مین یہ خیر خواہ ملک وسرکار اور نہایت ہی مہذب
وشائستہ اور نیک نیت اینگلو انڈین اخبار پریس ایکٹ کی عدم نفاذ کا نوحہ کرتا چلا جاتا ہے - اور مسٹر جامزر
کو جلی کٹی سناتا ہے - مگر ہمنے اوسکی تحریر کا کافی نمونہ اپنے ناظرین کو دکہا دیا ہے جس کے جواب مین اوسی
ہی بتا دینا کافی ہوگا - کہ اگر انگلو انڈین اخبار نویس اولاً انگریز ہے تو ہندی اخبار نویس کو اُسی طرح
اپنے ملک اور سرکار دگورنمنٹ ہند کے اغراض ومفاد مقدم ہین - دوسرا اعتراض لکھتے وقت اگر
مضمون نویس ایکدفعہ اپنے گریبان مین مونہہ ڈال لیتا تو اوسے اجرت کا ذکر کرنیکی کبھی جرات نہ پڑتی
کیا وہ کل ہندوستان مین اسوقت ایک بہی ایسا اینگلو انڈین اخبار نویس بتا سکتا ہے جو اُجرت
پر کام نہ کر رہا ہو - اور جس کے پاس معاش کے لئے اور جایز وسایل موجود ہون اور صرف فوجی وملکی
بہبود اور دلی شوق سے اخبار نویسی کو اختیار کئے ہوئے ہو - برعکس اسکے جنکو وہ کرایہ کا ٹٹو بتا رہا ہے -
اونمین سے نوے فیصدی محض ملکی خیر خواہی اور دلی شوق سے اخبار نویسی کر رہے ہین - اور اپنا
دماغ وسر کھپا کر کے اِس میدان مین داخل ہوئے ہین -
باقی رہی تشبیہہ اوس سے اخبار مذکور نے صرف اپنی کم ظرفی کہسیانہ پن اور اپنے کاز کی کمزوری ظاہر کی ہے -
وہ ڈوم وسانسی دوسرون کو سمجھتا ہے تو سمجھا کرے - غالباً نئی دفعہ کے منظور ہوجانے پر اوسے بہی ایسی فحش
نویسی کی جرات نہ ہوگی - اور شاید اس لئے اوسنے پہلے ہی دل کی جلن نکال لینی مناسب سمجہی ہے -
تہوڑا ہی عرصہ ہوا اوسنے اہل ہسپانیہ وفرانس وہالنڈ وغیرہ کی کبر ونخوت پر سخت اعتراض کر کے اپنے ابنائے
قوم کو دلیر ومستانہ میل ملاپ قایم کرنے اور سوشل ارتباط بڑہانیکی نصیحت کی تہی - مگر خود ایسا متکبر
ومغرور بننا پسند کرتا ہے کہ اوسے دیسی اخبارات کا صرف قانوناً اینگلو انڈین اخبارات کے برابر حقوق رکہنا بالکل
گوارا نہین - شاید اسی لئے اِن نمایشی ناصحون کی تحریرات کا کوئی اثر محسوس نہین ہوتا +

درہ خیبر اور وادی بازار پر پیشقدمی شروع ہوگئی ہے - علی مسجد پر بلا مزاحمت قبضہ کر لیا گیا ہے اور
فوج حملہ آور کے دونون دستے غالباً ۳۰ - دسمبر تک فارغ ہوکر جمرود کو واپس آجائینگے ہفتہ گذشتہ کے واقعات
تاریخوار حسب ذیل ہین :-
۱۸ - کو جنرل ہیندنے قلعہ مالاکہنڈ تک درہ خیبر کا معائنہ کیا کوئی آفریدی نظر نہ آیا - اِس تاریخ خیبر رائفل کے
بیس اور سپاہی معہ رائفلون کے جمرود واپس آگئے مفرور سپاہی اب تقریباً واپس آگئے ہین اور باقی بہت
تہوڑی رہگئی ہین - ۱۹ - دسمبر تک اور کمزیون نے کل جرمانہ بیباق کر دیا -
پہلے ارادہ تہا کہ نئی مہم پر صرف جنرل ہیند کی فوج کو بہیجا جائے - مگر توقف ہوجانیسے موسم ایسا خطرناک
ہوگیا کہ مزید فوج کا بہیجنا لازمی ہوگیا - چنانچہ جنرل ہیند کا دستہ اور پہلا ڈویزن اِس کام پر لگایا گیا -
تیسرا بریگیڈ بارامین اور چوتہا بریگیڈ معہ باقیماندہ فوج سوات کو روانہ ہے - اگر سرما اور پولیٹکل وجوہات
سے اِن دونون مین سرکشون کی بخوبی سرکوبی نہوسکی تو باغلب وجوہ موسم بہار مین دو ڈویزن فوج
سے پہر چڑہائی کیجائیگی -
سوات کے جودو خان سنگمری اور لاہور کے جیل مین مقید تہے - اُنکو میان گلو کی سفارش اور بونیریون کے
اصرار پر رہا کر دیا گیا کہ شاید اسی طرح آخرالذکر راہ راست پر آجائین -
مہمند تراہ پر ۲۱ - دسمبر کا پاونیر لکہتا ہے کہ سرحدی محاربات مین ہمارے ایک سے زیادہ جرنیلون کی
نیکنامی خاک مین مل گئی ہے - اب چونکہ تراہ کی مہم ختم ہوگئی ہے ہم امید کرتے ہین کہ کمانڈر انچیف
اُن افسرونکو جو بالکل ناقابل پائے گئے ہین نئی مہم مین ہرگز نہین بہیجینگے - ہماری سپاہیونکی جانین نالایق
لوگون کی تحویل مین نہین دی جانی چاہئین - اور جن لوگون نے تجربہ سے فایدہ نہین اُہٹایا - اُنکو مزید
موقع نہین دیا جانا چاہئے ۱۸۷۸ء کے محاربہ افغانستان مین ناقابل افسرونکی ساتھ یہی سلوک
کیا گیا تہا - اور اب بہی ویسا ہی ہونا چاہئے ..... " اگر وہ پرائیویٹ خطوط جو میدان جنگ سے فوجی
افسرون نے بہیجے ہین شایع کئے جائین تو داستان جنگ غالباً اوس سے بہت ہی مختلف پائی جائے -
جو کہ سرکاری تارون اور مراسلون مین تحریر کی گئی ہے - سپاہیون کو نالایق کہدینا یا بعض بعض
رجمنٹون اور کمپنیون پر عدول حکمی یا احکام کے درست نہ سمجہنے کا الزام لگا دینا بہت آسان ہے
اور ممکن ہے کہ یہ الزام کسیقدر درست بہی ہون - مگر اُن جرنیلون کی غلطیون کا کیا جواب ہے جنہون
نے متواتر سبقون سے بہی نصیحت نہ پکڑی ..... سرحدی قبایل قدرتی طور پر دنیا مین منفرد
طریق محاربہ مین سب سے بہتر ہین - ہمنے اونکے قلعے اور مکان بیشک منہدم کر دئے ہین اور اونکا چارہ
اور غلہ چہین لیا ہے - مگر واقعی جنگ مین اونہون نے بہی ہمسے پورا بدلہ لے لیا ہے - اور اُنکو
ہماری نقصانات کا پورا علم ہے - کیونکہ این روئے سرحد سے اونکے ہمراہ خواہ اونکو برابر خبرین پہونچاتی رہتے
ہین - ذکا خیلیون کے برخلاف اب نئی مہم جانیوالی ہے - اور لازم ہے کہ اوس سے پہلے کل
نالایق افسرون کی چہانٹ کر دیجائے - اور پبلک کے مفاد کے مقابلہ پر کسی ذاتی تعلق کو ترجیح نہ دیجائے"
۱۳ - دسمبر کی لڑائی مین جو ایک گورہ سارجنٹ مفقود الخبر ہوگیا تہا وہ آفریدیون کے پاس معتقد ہے
اوس کے رہا کرانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے - مالاکہنڈ سے ایک افسر کا ریوالور وہ تلوار
چوری چلی گئی ہے -
اثمان خیل کے قبیلہ کہدوخیل نے جو بنیر حملہ مالاکہنڈ مین شریک تہا خود بخود مردان جرگہ بہیجکر اطاعت قبول کر لی ہے - اور
۲ ہزار روپیہ ۱۵۰ بندوقین اور دو سو تلوارین بطور جرمانہ حوالہ کی ہین +
سرکاری فوج کے آفریدی سپاہی اپنے قبایل اور لواحقین کی خیریت سے نہایت متردد ہین - اُنکو معلوم
نہین کہ انگریزی حملہ آوری سے آیا انکے قبایل محفوظ رہے ہین یا نہین اور دوسری طرف سرکش آفریدی اونکے لواحقین
کو اسلئے ایذا پہونچا رہے ہین کہ یہ سپاہی وفاداری مین کیون ثابت قدم رہے ہین - غالباً گورنمنٹ ہر ایک رجمنٹ کے
چند سپاہیون کو ایسے قبایل کے حالات معلوم کرنے اور آیندہ کیلئے اونکی حفاظت وخبرگیری کا انتظام کرنیکو اور ملنجانیکی اجازت دے
پنجابی رجمنٹون کے تمام ریزرو سپاہی طلب کئے گئے ہین - اِنمین اکثر آفریدی اور اورکزئی قبایل کے لوگ ہین -

تاج المساجد بھوپال

کے متعلق ایک معزز نامہ نگار حسب ذیل تحریر فرماتے ہین :-

بھوپال کی مسجد جسکی تیاری مین بارہ سال سے زائد مدت سے جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سرگرم ہین اس فخر ہندوستان عمارت پر اب تک ۳۶ لاکھ روپیہ صرف آچکا ہے۔ اور وہ دہلی کی مسجد جامع سے بھی طولاً و عرضاً زیادہ بنائی گئی ہے۔ بلکہ جو سیاح کہ قسطنطنیہ کی مسجد ایا صوفیہ کو دیکھہ چکے ہین۔ وہ بھوپال کی اس مسجد کو ایک بات مین مسجد ایا صوفیہ سے بھی فائق بتاتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ دنیا مین کسی مسجد یا عمارت کو یہ بات نصیب نہین ہوئی کہ اس کا تمام فرش بلور سے بنایا گیا ہو۔ حالانکہ مسجد بھوپال کا بلوری فرش تین لاکھہ روپیہ مین ولایت سے آیا ہے غرض کہ تیاری کے بعد ہندوستان کیا دنیا بھر مین وہ ایک قابل دید چیز شمار ہونیوالی ہے۔

ناظرین اخبار کو یاد ہوگا کہ مقام لیگوس واقعہ مغربی افریقہ مین جو ہندوستان کی طرح برٹش گورنمنٹ کا علاقہ ہے شاید تین چار سال ہوئے کہ ایک مسلمان تاجر نے ایک عمدہ مسجد تیار کی تھی اور اسکی رسم افتتاح کے لئے حضرت سلطان المعظم کی خدمت مین درخواست کی تھی کہ حضور ممدوح بحیثیت خلیفۃ المسلمین اپنا کوئی نائب ارسال فرماوین اور اس درخواست پر جناب شیخ عبد اللہ کوئیلم صاحب کو لورپول مین حضور سلطان سے حکم ہوا تھا کہ خلیفۃ المسلمین کے نائب کی حیثیت سے وہ مسجد مذکور کے افتتاح کی تقریب مین شامل ہون۔ چنانچہ شیخ صاحب موصوف کے لیگوس تشریف لیجانے پر بہت دھوم کا جلسہ ہوا اور برٹش گورنمنٹ بھی جلسہ مین رونق افروز ہوئے۔ بلکہ ایک سپیچ بھی انہون نے اسلام کی تائید مین دی۔

مسجد بھوپال جو کہ عمارت کی خوبی اور لطافت مین دنیا بھر کی مساجد مین ممتاز ہوگی اور اسکی بانی بھی بفضل تعالیٰ ایک اعلے درجہ کی رئیسہ ہین کیا اچھا ہو کہ اسکے افتتاح کی تقریب بھی اعلے درجہ کی شاندار ہو جسمین ہندوستان بھر کے معزز مسلمان مدعو ہون۔ اور افتتاح کی رسم بھی حضرت سلطان المعظم کے کسی نائب کے ہاتھہ ادا ہو۔ جسکے ساتھہ حضرت قیصرہ ہند کے نائب ہند بھی شامل ہون۔ کیونکہ ایسی اعلے درجہ کی مسجد ایسے ہی شاندار جلسہ اور ایسے ہی عظیم القدر افتتاح کرنے والے کو چاہتی ہے۔ +

جریدۃ الغرائر طرابلس

بلاد عثمانیہ و افریقہ کے حاجیون کے مصائب۔ عدیدہ کے حالات جو اونکو عیسائی کمپنیون کے جہازون اور طور کے قرنطینہ مین برداشت کرنی پڑتی ہین نہایت پر درد اور رقت انگیز پیرایہ مین بیان کر کے اپنے ہم ملتون کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ کیون بحری سفر کو چھوڑ کر دمشق کا پرانا راستہ اختیار نہین کرتے۔ جہان سے اب بھی ہر سال برابر حرمین شریفین کو محمل شریف لیکر قافلہ روانہ ہوتا ہے۔ اور امیر المومنین کیطرف سے ایک اعلیٰ عہدہ دار معہ فوج حاجیون کی آسایش اور حفاظت کے لئے ہمراہ رہتا ہے۔ مالکان جہاز حاجیون کے ساتھہ حیوانون سے بدتر سلوک کرتے ہین۔ اور اونکی بدسلوکی کے علاوہ جہازون پر اس کثرت سے غریب حجاج کو بھر دیتے ہین کہ اونکو رکوع و سجود کے لئے بھی جگہہ نہین ملتی۔ اور طہارت و پاکیزگی کا سلسلہ انتظام نہین ہو سکتا جسکی کے راستہ ان تکالیف کا نام و نشان نہین اور اسلامی حمایت مین ہونیکا فایدہ علیحدہ رہا بحری سفر مین بڑی آسانی یہ ہے کہ راستہ جلد طے ہو جاتا ہے۔ مگر مالکان جہاز کی حرص و طمع نے اس فایدہ کو موہوم بنا رکھا ہے۔ حاجی تو اس خیال سے جہاز پر سوار ہوتے ہین کہ وہ کل روانہ ہو جائیگا۔ مگر کپتان مزید سواریون کی طمع سے وقت معینہ سے پندرہ پندرہ دن بعد تک ہلنے کا نام نہین لیتے۔ اور اس اثنا مین دن کی دھوپ اور رات کی سردی اور شبنم سے متعدد امراض کے شکار ہو جاتے ہین ہمعصر موصوف کی تحریر ظن غالب ہے کہ جہانتک اوسکو اپنے وطن کا تعلق ہے بے اثر نہ رہیگی۔ مگر افسوس بلاد ہند و ملایا اور مغرب الاقصے اور الجزائر وغیرہ کے مسلمان دمشق کے راستہ سے بہت کم مستفید ہو سکتے ہین۔ بلکہ ہندی حاجیون کو اوسکی ضرورت ہی نہین رہتی۔ اگر اون قواعد پر جو گورنمنٹ عالیہ نے اونکی آسایش کے لئے وضع کر کے طامس کک کمپنی کو اونکا پابند کیا تھا لیکن جیسا کہ عموماً دیکھا جاتا ہے قواعد کا وضع کرنا تو آسان ہے۔ مگر انسان کی فطرتی کمزوری کی وجہ سے اونپر پورا پورا اعتماد رآمد بالعموم بہت کم ہوتا ہے۔ اسلئے اگر ہمیں ہندی حاجی جنکے پاس وقت کافی اور زاد راہ معقول موجود ہو۔ ہندی بنادر سے روانہ ہو کر جدہ کی بجائے بغداد و بصرہ جا اترین اور وہان سے دمشق یا شمالی عرب کے راستہ حرمین شریفین جائین تو بحری سفر کی تکالیف اور مالکان جہاز کے جور و ظلم سے بچنے کے علاوہ تقریباً کل اسلامی مقدس مقامات (کربلائے معلا۔ مدینہ منورہ۔ مکہ معظمہ و دمشق۔ اور اگر ذرا ہمت کرین تو بیت المقدس بھی) کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہین۔ اور جس وقت اسکندرون بغداد ریلوے تیار ہو گئی جسکا اجرا غالباً عنقریب ایک کمپنی کو ملنے والا ہے۔ اور اجارہ کے عطا کے بعد وہ دو تین برسون مین تیار ہو جائیگی تو اوسوقت کل ایشیائی حاجیون کے لئے اس راستہ سے بڑھکر اور کوئی راہ نہین ہوگا۔ +

روس و ترکون کی جنگی تیاریان۔

پچھلے مہینے جب یہ خبر موصول ہوئی تھی کہ روس نے ٹرکی کو دھمکی دی ہے کہ اگر تاوان جنگ کا کوئی حصہ جنگی تیاریون پر خرچ کیا گیا تو روس تاوان جنگ کے بقایا کا فوراً تقاضا کریگا۔ اور کہ ٹرکی نے اس دباؤ مین آکر بحری تیاریون کو ملتوی کر دیا ہے۔ تو ہم نے ۲۹۔ نومبر کے اخبار مین اسی وقت رائے ظاہر کر دی تھی کہ کسی سلطنت کو دوسری پر دباؤ ڈالنے کا ایسا حق نہین۔ علاوہ برین روس نے کچھہ عرصہ سے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اس سے کبھی قیاس نہین ہو سکتا کہ اوسنے ایسی دھمکی دی ہوگی۔ اور بفرض محال اگر اوسنے ترکون کی بحری تیاریان ناگوار بھی گذری ہونگی تو وہ تاوان جنگ کے کل بقایا کا مطالبہ نہین کر سکتا۔ اوسکی سو سالانہ قسطین مقرر ہو چکی ہین۔ اور ایک قسط کی مقدار تین لاکھہ بیس ہزار پونڈ ہے۔ ہان اگر ان قسطون مین سے کچھہ رقم باقی پڑ گئی ہو تو اوسکے طلب کرنیکا اوسے ہر وقت اختیار ہے۔ تیاریون کا التوا محض رائٹر کا من گھڑت افسانہ ہے۔ چنانچہ ولایت اور ٹرکی کے اخبارات سے ہمارے اس قیاس کی پوری تصدیق ہو گئی ہے۔ سب سے اول ۲۷ نومبر کو ٹائمز نے لکھا کہ "روس نے کل تاوان کا مطالبہ نہین کیا۔ اقساط مقررہ مین سے ۱۲ لاکھہ پونڈ باقی پڑ گئے تھے وہ مانگے ہین اور اگر ٹرکی نے اوسکی یہ رقم نہ دینی ہوتی تو روس کبھی اوسکو تیاریون کے التوا کا ایما کرنے کی جرات نہ کر سکتا ٹائمز کو ابھی تک اس خبر کے بے بنیاد ہونیکا علم نہ تھا۔ اسلئے وہ معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر جب یہ افواہ عام مشہور ہو گئی تو خود گورنمنٹ روس نے سینٹ پیٹرزبرگ مین سرکاری طور پر اوسکی تردید کر دی کہ روس نے ٹرکی کو دھمکی دینا تو درکنار اپنے قرضہ کا بھی کوئی مطالبہ نہین کیا۔ اور اوسکے تعلقات ٹرکی سے برابر دوستانہ ہین۔ جس امر سے ولایتی اخبارات کو التوا کی افواہ اڑانیکا بہانہ ہاتھہ آگیا تھا وہ پچھلے ہفتہ کے اخبار نے ظاہر کیا جا چکا ہے کہ وزارت حربیہ نے کارخانہ کرپ کے سوا باقی کل یورپین کارخانہ داران کی درخواستون کو مسترد کر کے مابین ہمایون مین رپورٹ عرض کی تھی کہ ترکی کارخانے تیاری و تجدید جہازات کے لئے کافی ہین۔

اسی روسی تاوان جنگ کی نسبت ایک معزز نامہ نگار ہمکو تحریر کرتے ہین کہ "اعانت عسکریہ کے لئے امیر المومنین کے زیر صدارت جو کمیٹی قسطنطنیہ مین قایم ہے اوسے کیون نہین بڑے سکیل پر بڑھا کر کل دنیا کے مسلمانون کو روس کے بقایا تاوان جنگ تعدی تین کروڑ پونڈ کی بیباقی کے لئے روپیہ جمع کرنے کی ترغیب دیجاتی۔ کہ اوسکا روپیہ ادا کر کے آیندہ کے لئے اوسکی دھمکیون اور رکاوٹون سے مخلصی پالیجائے مسلمان بخیل نہین ہین اون سے کوئی لینے والا ہونا چاہیئے۔ مسلمانان عالم کی حالت کو ہندوستان کے مسلمانون سے قیاس کرنا درست نہین۔ یہ زیادہ مفلس اور کم مالدار ہین۔ کمیٹی مذکور اگر چین تک ایجنٹیان قایم کر دے اور اسلامی اخبارات مین مسلمانون کو تحریک دیجائے تو روپیہ کی فراہمی چندان مشکل نہین ہوگی۔"

نامہ نگار موصوف کی حب قومی اور پرجوشی قابل تحسین ہے۔ لیکن اگر اس مدعا مین کامیابی بھی ہو جائے اور زر مطلوبہ فراہم بھی ہو جائے تو روس کو یکمشت تین کروڑ پونڈ ادا کر دینا بالکل دانائی سے بعید ہے وہ ٹرکی سے محض تین لاکھہ بیس ہزار پونڈ سالانہ لینے کا مستحق ہے۔ اور یہ رقم ایسی نہین جو ٹرکی ادا نہ کر سکتی ہو۔ تین کروڑ پونڈ کی اول سالانہ آمدنی ۱۲ لاکھہ پونڈ ہوتی ہے۔ کجا بارہ لاکھہ سالانہ اور کجا سوا تین لاکھہ مگر ہمارے نامہ نگار چونکہ مسلمان ہین اونکو یہ خیال بھی نہ گذرا ہوگا کہ جو رقم وہ یکمشت روس کو دینا تجویز کرتی ہین اوسکا سالانہ سود کیا ہوگا۔ تاوان جنگ کا مسئلہ ٹرکی کی ذات سے تعلق رکھتا ہے خلافت کو اس سے کوئی واسطہ نہین۔ اور اسلئے اسکے لئے مسلمانان عالم سے التجا کرنا کسی طرح مناسب نہین۔ ہان اگر خداوند

کریم مسلمانان عالم کو اجتماع و اجتہاد کی توفیق عطا کردے اور وہ ملکر کسی کام کے کرنیکے قابل ہوجائین تو زیر بحث تجویز کی بجائے یہ تجویز زیادہ عمدہ ہوگی کہ قسطنطنیہ مین بغداد سے براہ دمشق حرمین شریفین و یمن تک ریلوے لائین بنانیکے لئے ایک عالیشان کمپنی امیر المومنین کے ظل حمایت مین مشترکہ سرمایہ سے قایم کیجائے جسمین کل دنیا کے مسلمانون کو اس مین شریک ہونیکی دعوت کیجائے اور حصص کی قیمت اتنی رکھی جائے کہ متوسط الحال اشخاص بھی اوسمین شریک ہوسکین۔ یہ لاین ڈیڑھ دو کروڑ پونڈ کے سرمایہ سے دو تین برس کے اندر بخوبی تیار ہوسکتی ہے۔ اور اس سے بمصداق ہم خرما و ہم ثواب ایک تو حرمین شریفین کا راستہ قریب و محفوظ ہوجائے گا۔ دوسرے مسلمانون کا روپیہ ایک ایسے کام پر لگیگا جس سے ہمیشہ معقول آمدنی ہوتی رہیگی۔ پھر اس لائین کے منافع سے جو کسی صورت مین ۶۔ فیصدی سے کم نہ ہوگا۔ اگر حصہ داران کمپنی مناسب سمجھین تو روسی تاوان کی قسط تین لاکھ پونڈ ادا کردیا کرین جسکی ادائیگی کے بعد بھی اونکو چار فیصدی کی اوسط سے منافع ملتا رہے گا اور سرمایہ بدستور قایم و موجود رہے گا اور اتنی بڑی لائین کے جاری ہوجانے سے کئی ہزار مسلمانون کے لئے جو معاش کی سبیل ہوجائے گی اور عراق عرب کی کئی لاکھ ایکڑ بنجر اراضی سہل الحصول اور قابل کاشت ہوسکیگی وہ منفعتیں ابھی علیحدہ ہین ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ترکی معاصرین۔ رجال حکومت سنیہ اور بالخصوص **آئیرنیل حسین کامی بے آفندی** ترکش قونصل متعینہ کراچی اس تجویز کو باقاعدہ قالب مین ڈھالکر اوسپر عملدرآمد کرنے کی ضرور کوشش کرین گے۔ واللہ المستعان علی ما تصفون ✣

فساد البانیا کی نسبت بھی ولایتی اخبارات نے نومبر کے آخری ہفتہ مین جو بے پر کی اڑائی تھین اونکی اصلیت ترکی اخبارات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوئی ہے کہ صوبہ البانیا مین دو قبیلون کی آپس میں لڑائی ہوگئی تھی۔ ترکی فوج اس خانہ جنگی کو فرو کرنے کے لیے بھیجی گئی اور وہ فرو کردی گئی عثمانیہ حکومت کے برخلاف کسی نے کوئی فتنہ و فساد برپا نہیں کیا تھا۔ اور یہ قیاس میں بھی نہیں آتا تھا۔ کہ انہی البانیون نے جنہوں نے خلیفۃ المسلمین اور اسلام کی خدمتگذاری میں پہلی محاربہ یونان میں جان و مال سے مطلقاً دریغ نہ کیا تھا۔ اور ہزارہا مجاہدین اپنے خرچ سے راہ مولا میں شہید یا غازی بننے کے لئے تھیسلی کے میدان میں شیرونکی طرح در آئے تھے۔ دو تین مہینون کے بعد ہی خود اپنے خلیفہ اور متبوع اعظم کے برخلاف بغاوت کردی ہو ✣

انھی اخبارات نے پچھلے دنوں یہ شوشہ چھوڑ دیا تھا کہ بلگیریا کی نیت میں فساد آیا ہوا ہے اور وہ سلطان کی تابعداری سے کامل آزاد ہونیکی تیاریاں کررہے ہے لیکن اس معاملہ میں بھی اُن کو سخت خفت اٹھانی پڑی۔ گوشمرچہ ..... گورنمنٹ بلگیریا نے اس افواہ کی کامل تردید کردی ہے اور وہان کے وزیر اعظم ایم سٹائلاف کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔ دولت علیہ ہماری سرتاج و آقا ہے اور ہم اُسکے تابع ہیں۔ ریاست بلگیریا اگر اپنے متبوع دولت علیہ عثمانیہ کی اطاعت سے سرتابی کرے اور نیک نیتی اور سچے دل سے اُس کی تابعداری اور خدمتگذاری نکرے تو اُسکے لئے کوئی سعادت۔ ترقی بلکہ کوئی اُسکا وجود ہی نہیں ہے۔ کیا منعوبوں کا یہ خیال ہے کہ وہ اس طرح سے تابع و متبوع میں نفرت و کدورت پیدا کردینگے ان کو معلوم رہے کہ وہ ہرگز اپنے مدعا میں کامیاب نہیں ہونگے۔ ہم سلطنت علیہ کے حکم پر جانیں قربان کرنیکو تیار ہیں اور اُسکی خدمتگذاری میں صداقت و امانت کے ساتھ ہر وقت حاضر ہیں ✣

سلطنت عثمانیہ میں اس سال گیہوں اور دیگر اجناس کی پیداوار بہت ہی عمدہ اور پچھلے سال سے تقریباً ڈیوڑھی زیادہ ہوئی ہے۔ اور اگلے سال کے لئے بھی اسی اوسط سے اضافہ کی کامل امید ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ افسوس کی بات ہے کہ ایشیائے کوچک کی تمام ریلیں ممالک غیر کی کمپنیوں کے ہاتھ میں ہیں جن سے گورنمنٹ عثمانیہ نے بیرونی سرمایہ داروں کو سلطنت عثمانیہ میں اپنا روپیہ لگانیکا حوصلہ بڑھانے کے لئے اُنکے

تقسیم آسٹریا۔ یورپ کی ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرکی کی تقسیم کا خیال اب یورپین مدبروں کے دماغوں سے دور ہوگیا ہے۔ مگر چونکہ خلا محال ہے اُسکی جگہ ایک اور خبط نے لیلی تھی جو آسٹریا و ہنگری کی سلطنت کو متضاد العنصر قومونکی باہمی رشک و حسد اور فساد و مخالفت سے جنکا کچھ شمہ ناظرین کو معلوم ہوچکا ہے پیدا ہوا ہے۔ اور وہ خبط آسٹریا کی تقسیم کا ہے جسپر کہا جاتا ہے کہ سب سے اول قیصر جرمنی کے دماغ میں حلول کیا ہے کسی زمانہ میں آسٹریا اور جرمنی کی ریاستیں ایک ہی قیصر کے ماتحت ہوتی تھیں۔ مگر چھ سلطنت آسٹریا و ہنگری کی حکومت جسمیں شمال کی طرف چند جرمنی صوبے بھی شامل ہیں خاندان کے ایک شاخ کو ملگئی اور پرشیا و دیگر ریاستونکی حکومت دوسرے شاخ کو ✣

نئی روائت کے مطابق جرمنی قیصر اُن جرمنی ریاستونکو جو آسٹریا کے پاس ہیں اپنے ماتحت کرنا چاہتے ہیں۔ اُنکی تجویز یہ بتائی جاتی ہے کہ ہنگری اور صوبہ سلیزیا کو قائم بالذات بادشاہیان بناکر اُنپر دو آستیرین شہزادوں کو بادشاہ بنادیا جائے جو سمندر تک اُنکا منہ بند کرنے کے لئے صوبہ غلیسیا جسکی آبادی میں ۳/۴ رومی ہے دیدیا جائے۔ باقی کل ملک جرمنی سلیزیا اور فرانس کو اُسکے عوض صوبہ السیس لورین والپر دیکر بنائے فساد کو ہمیشہ کیلئے معدوم کردیا جائے۔ اگر یہ روائت درست بھی ہو تو جبتک قیصر جوسف زندہ ہیں غالباً کسی سلطنت کو ایسا کرنیکی جرأت نہیں پڑیگی۔ لیکن پھر بھی صاف ظاہر ہورہا ہے کہ اگر دول یورپ کو دیگر اقطاع عالم میں اپنے دلوں کے حوصلے نکالنے کے موقعے ملتے رہیں تو وہ ایکدوسرے کا گلا کاٹنے سے ایکدن بھی صبر نہ کریں ✣

احمد فواد مصری ایڈیٹر صاعقہ کو خدیو کے خلاف حیثیت نظم لکھنے کے جرم میں ۲۰ ماہ قید سخت اور ۳۰۰ پونڈ جرمانہ اور اُسکے ایک معاون شیخ منفلوطی کو ۱۲ ماہ قید سخت اور ۱۰۰ پونڈ جرمانہ کی سزا ملی ہے۔ تیسرے ملزم جو پرنٹر تھا بری کیا گیا۔ اس مقدمہ میں سید ابی بکری نام ایک مشہور مصری پر بھی جو سید ابو الہدی سلطان المعظم

اسلامی خیرات

تحقیق آثار خیریہ

مصنفہ ڈاکٹر صادق علی صاحب

۲۱۶۲

فہرست زر چندہ برائے مجروحین عساکر عثمانیہ و مظلومین کریٹ جو یکم نومبر ۱۸۹۷ء کے بعد دفتر وکیل میں موصول ہوا +

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ اخبار وکیل مندرجہ ۱۳ - دسمبر [1]	۲۷	۷	۸۶
شیخ غلام یٰسین صاحب مختار عدالت امرتسر	۱۰	-	-
میزان	۳۷	۷	۸۶

شیخ الاسلام عبداللہ کولمبو نے لورپول مسلم انسٹیٹیوٹ کی مسلمان طلبا کی پلٹن بناکر انکو فوجی قواعد سکھانا شروع کر دیا ہے - پلٹن مذکورہ کا نام "عثمانی رجمنٹ" رکھا گیا ہے - علی حسن میکفرسن صاحب جو پہلے انگریزی فوج میں ساجنٹ انسٹرکٹر تھے اور قاسم یوسف لوڈر صاحب فوجی آتالیق مقرر کئے گئے ہیں +

ملایا کے ریذیڈنٹ جنرل سر سوٹین ہم نے جنکی تقریر ۱۳ - دسمبر کے وکیل میں درج کی گئی ہے مسلمان ممالک میں عیسائی پادریوں کی ناکامیابی کا ذکر کیا تھا - اسکی تصدیق خود ایک اعلیٰ پادری نے بھی اب کی ہے - ڈاکٹر اینڈریوز پریسیڈنٹ امریکن بیٹسٹ سوسائٹی نے جو محاربہ یونان و روم کو دیکھنے کے لئے گئے تھے اپنے ملک میں جاکر یونانی عیسائیوں اور مسلمان ترکوں کی نسبت ایک لیکچر میں حسب ذیل ارشاد فرمایا :-

"یونانی لڑائی کے لئے بالکل تیار نہ تھے - لیکن اگر وہ کوشش بھی کرتے تو ترکی قوم کے مقابلہ کرنیکے قابل بمشکل ہو سکتے - ترک من حیث الافراد یونانی سے ہزار درجہ بہتر ہے - مجھ سے خود دو یونانیوں نے جو اپنے ملک سے بخوبی واقف تھے - ذکر کیا کہ وزیر اعظم سے لیکر ادنیٰ سپاہی تک کل ملک میں کوئی ایسا شخص نہیں جو سرکاری راز کو رشوت لیکر نہ بتا دے - یا جو روپیہ کی لالچ سے بگاڑا نہ جا سکتا ہو - دماغی قابلیت کے لحاظ سے وہ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں ہیں - مگر اخلاقاً ان کی حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے +

"برعکس اسکے ترک دیانتدار ہیں - وہ اپنے ملک کے عیسائیوں اور آرمینیوں سے بے انتہا افضل ہیں اگر تم کسی ترک کو دوسری جگہ پہنچانے کیلئے کیسہ زر دو تو وہ جنگل بیابان کوہ و دشت الغرض خطرناک سے خطرناک مقامات کو عبور کرتا ہوا اسے منزل مقصود پر پہنچا دیگا - یا اس کوشش میں جان دیدیگا - وہ زر امانت کو خود ہی نہیں چرائیگا - بلکہ قزاقوں کو بھی چرانے نہ دیگا - وہ نہایت حلیم الطبع اور متحمل مزاج ہوتے ہیں - لیکن اسکے ساتھ ہی اگر کسی ترک کو یقین ہو جائے کہ وہ تمہارا (یعنے کسی عیسائی کا) سر کاٹنے سے اپنے مذہب و ملت کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ فی الفور تمہارا گلا کاٹ دیگا - ہمارے واعظ اور مناد ترکوں میں عیسائیت کی ترویج نہیں کر سکے - اور کر بھی کیسے سکیں - جبکہ وہ اخلاقاً ہمسے افضل و اعلیٰ ہوں - اس بارہ میں وہ ہم سے کچھ نہیں حاصل کر سکتے - مگر ہم کر سکتے ہیں - مثلاً ایک اجتناب مے نوشی ہی ترکوں کی ایسی صفت ہے کہ اگر وہ مغربی تہذیب میں داخل ہو جائے تو فائدہ بیکران پہنچانیکا باعث ہو +

فرانسیسی نومسلم ڈاکٹر گرنیشر پیرس میں اسلامی مدرسہ کے قیام کیلئے فراہمی چندہ کیلئے جب الجزائر میں گئے تو وہاں کے مسلمانوں نے نہایت تپاک اور گرم جوشی سے انکو خوش آمدید کہا - اور روانگی کے وقت ایک پر تکلف دعوت دیگئی - جس میں سید احمد بن بریہات الجزائری نے ڈاکٹر موصوف کے حسن اخلاق اور اوصاف حمیدہ کا ذکر کر کے افسوس ظاہر کیا کہ الجزائر کیطرف سے ایک مسلمان بھی فرانس کے پارلیمنٹ میں موجود نہیں جو یہانکی مقامی ضرورتوں کی طرف گورنمنٹ اور ملک کو توجہ دلا سکتے - مگر اس کمی کو یقین کامل ہے کہ اب آپ پورا کرینگے - ہمکو اس کے قیام - انہار اور سڑکوں کی تعمیر و توسیع اور امن عامہ کی ضرورت ہے - گورنمنٹ ہماری ماں اور ہم اسکے نادان بچے ہیں جنکو سیاسی اور اور طریقوں سے مطلقاً آگاہی نہیں - ہماری کل ضرورتوں کی کفیل گورنمنٹ ہے اور اسی کے سہارے سے ہم مضبوط اور لائق ہو سکتے ہیں" - ڈاکٹر گرنیشر نے اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کر کے فرنچ قوم کو مسلمانوں کے حالات سے واقف کرنیکے لئے پوری کوشش کرنیکا وعدہ کیا +

مظلومین کریٹ و جرمن - جرمن کے مشہور و سربرآوردہ اخبارات زیتنگ کوئیسر فرانک فورٹ جرنل - نکر کئن - و برلن کے نامہ نگاروں نے جو قسطنطنیہ میں مقرر ہیں - اپنے اپنے اخبارات کے ذریعہ سے ابنار ملک کو مظلوم مسلمانوں کی حالت زار پر متوجہ کر کے انکی دستگیری کی بڑے زور شور سے تحریک کی - چنانچہ ایک نامہ نگار کی تحریر کا ترجمہ مسلمانان عالم کے مطالعہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"کریٹ کے مفلوک الحال مسلمانوں کی حالت نہایت ہی قابل رحم ہو رہی ہے - وہ پہلے ہی چوطرفہ مصائب و نوائب میں گرفتار تھے - کہ اب شدت سرما نے رہی سہی کسر نکالدی ہے - سردی شدت سے پڑ رہی ہے اور ان کے پاس تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہ شکم پری کے لئے روٹی اور نہ کوئی پناہ کا مکان ہے جہاں سردی اور بارش سے محفوظ ہو سکیں - میں تمہاری انسانیت اور مروت پر اعتماد کر کے یہ مراسلت روانہ کرتا ہوں کہ تم ان مظلومین کی تخفیف مصائب کیلئے ضروری وسائل سے کام لیکر قوم کو ان غریبوں پر شفقت و رحم ترغیب دوگے - اور اپنے اخبار میں ان عاجزوں کی دستگیری کے لئے چندہ کی فہرست کھولکر اصحاب کرام کو اس نیک کام میں شریک ہونیکا موقعہ دوگے - ایسا کرنے سے ہماری قوم کے اخبارات انسانیت فرض نہیں ادا کرینگے بلکہ اس سے عثمانیہ اور جرمن قوموں میں نہایت محکم اور مضبوط تعلق اور یگانگت پیدا کل عثمانی جرمنوں کے گرویدہ احسان ہو جائینگے - اور جسطرح دونوں گورنمنٹیں ایک دوسری کی دوست ہیں ہی دونوں قومیں بھی یکجان و دو قالب ہو جائینگی +

"مجھکو کامل امید ہے کہ جرمنی قوم اپنے قیصر کی تقلید کر کے جسنے مجروحین عساکر اور یتامے کے لئے بازار کے لئے سب سے اول امدادی بازار کیلئے ارسال کئے تھے - انسانیت و مروت سے کام لیگی - میں مسلمانوں امت اسلامیہ میں جو مکارم اخلاق اور عادات نیک بچشم خود ملاحظہ کی ہیں انسے مجھ پر بڑا اثر پڑا ہے - اور میں مسلمان کریٹیوں کی امداد و اعانت کی ترغیب و تحریص دینے میں جو اس امت مرحومہ کا ایک جز ہیں پوری ہمت صرف کرونگا - کیونکہ انکی حالت ایسی ابتر ہو رہی ہے کہ سنگدل ہی اسے دیکھکر متاثر بغیر نہیں رہ سکتا" +

ان تحریروں نے تمام ملک میں برقی اثر کا کام کیا - مندرجہ بالا اخبارات نے فوراً چندہ کی فہرستیں کھولدیں جن میں چندہ دہندگان کے نام معہ رقوم چندہ درج کئے جاتے ہیں - اور وہ گورنمنٹ کو بھی آمادہ کر رہے ہیں کہ محتاجین کریٹ کے لئے وہ سرکاری طور پر بھی چندہ کی فراہمی شروع کر دے - کیا انگریزی قوم اپنے سابق رفیق اور قدرتی معاون قوم کو برابر یگانہ بتاتی چلی جائیگی اور دوسروں کو انکے دلوں میں اسکی جگہ لیتی رہنے دیگی کیا اسکے لئے ارمنی مفسدین کے لئے تو روپیہ ہے - مگر ان مظلومین کے واسطے کچھ نہیں رکھتی - کیا انگلستان کے اغراض و مفاد کے سچے بہی خواہ سر اشمیلڈ بارٹلٹ اور لارڈ اسٹانلی تلافی مافات اور تجدید ارتباط کے لئے کوئی ایسا موقعہ پا سکتے ہیں ؟ دوسری قومیں ترکوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے جو سعی و کوشش کرینگی اس سے بدرجہا کم کوشش سے انکو اپنی طرف پھر بدستور مائل کر سکتے ہیں - وہ اگر اپنے روٹھے ہوئے دوست کو منانے کیلئے ایکدم بڑھینگے تو ترک یقیناً چار قدم آگے بڑھینگے - موجودہ پولیٹکل مشکلات کے لحاظ سے بھی جو انگلستان کو افریقہ میں پیش آرہی ہیں یا عنقریب بلاد چین و جاپان میں پیش آنیوالی ہیں - اگر اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا گیا - تو بیشک قابل افسوس امر ہوگا +

امیر المومنین نے انگریزی فوجی افسر کپتان نارمن کو جسکی رہائی کا خلاصہ کسی پچھلے اخبار میں درج ہے جنگی تمغہ عطا فرمایا ہے +

عثمانیہ بیڑہ جہازات کا دوسرا حصہ ڈارڈنیلز سے سمرنا جاکر سالونیکا گیا ہے - یہ وہی جہازات ہیں جنکی نسبت انگریزی اخبارات بڑے اصرار سے لکھ رہے تھے کہ وہ دس میل میں سمندر میں نہیں چل سکینگے - اور ایک دن بھی سطح آب پر قائم نہیں رہ سکینگے - مگر مئی سے لیکر اب تک وہ برابر سمندر میں موجود ہیں - اور سینکڑوں میل کا سفر بلا خوف و خطر کر رہے ہیں +

مارشل ادہم پاشا نے شدت سرما کی وجہ سے عید کو ارٹرڈ مو کو سے لاریسا کو منتقل کر دیا ہے +

مسلمان مظلومین کریٹ کے لئے زار روس نے ۷۵ - پونڈ خانیہ کے روسی قونصل کو اور ۲۵۰ بوری آٹا تھیسلی کے عیسائی مفروین کے لئے روانہ کیا ہے +

---

[1] - اخبار چھپنا شروع ہو گیا تھا - کہ منشی عبدالحکیم خان صاحب و شیخ امتیاز حسین صاحب طلبا میڈیکل کالج لاہور سے ۱۷ روپیہ چندہ کریٹ کیلئے موصول ہوئے جنسے میزان رلایا ہو گئی ہے -

یکم دسمبر ۱۸۹۷ء کے فوجی ہسپتالوں سے ۲۶ نومبر کو ایکسو دس سپاہی صحت یاب ہو کر گھر کو روانہ ہو گئے ہیں - روانگی سے پہلے حسب معمول سابق عالیشان جلسہ میں انکو بہی جنگی تمغے اور سلطانی عطیات مرحمت کئے گئے +

بیروت میں چیچک کے ٹیکہ کا مادہ تیار کرنے کے لئے کارخانہ قائم کیا گیا ہے - کیونکہ قسطنطنیہ سے وہاں تک جاتے ہوئے راستہ میں اسکا اثر زائل ہو جاتا تھا - اس کارخانہ کا ماہواری خرچ ایکہزار قرش ہے +

بازار یکم دسمبر ۱۸۹۷ء کی کمیٹی نے بیروت کے مارونیہ عیسائیوں کی جماعت کے دو ریسو نکا شکریہ ادا کیا ہے جنکی ہمت و کوشش سے جماعت مذکور نے شروع دسمبر تک ۱۰۱۲۶۳ قرش نقد اور ۱۵۱۱۲ قرش مالیت کی اشیاء بازار کے لئے ارسال کی ہیں +

بابعالی نے ممالک غیر کے سکونکی ٹرکی میں داخل ہونے کی ممانعت کردی ہے - آئندہ جو ایسے سکے باہر سے آئینگے - وہ پرمٹ خانہ میں دو ٹکڑے کئے جاکر مالک کو واپس لوٹا دیئے جائینگے - رعایا کو اجنبی سکوں کے عوض ترکی سکے لیتے وقت بہت بٹہ دینا پڑتا تھا - لیوانٹ کا خیال ہے کہ یہ حکم صرف نقرئی سکوں کے متعلق ہے +

بابعالی کا بیان ہے کہ یونان نے تھیسلی کے پہاڑوں پر ۲۱ - مئی ۱۸۸۱ء کے معاہدہ کے خلاف جسکی رو سے صوبہ تھیسلی یونان کو دیا گیا تھا - قبضہ کر لیا تھا - چنانچہ اب انپر مالکانہ تصرف کرنے کے لئے کئی ہزار مسلمان خاندان ان پہاڑوں پر اور ان کے دامنوں میں آباد کر دیئے گئے ہیں +

بعض مصری اخبارات کا بیان ہے کہ انگریزی عمال امن لوگوں سے جو مصر میں پناہگزین ہیں اس غرض سے اب مصر میں فساد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ انکو انگریزی تسلط کے اور زیادہ پائیدار کرنیکا بہانہ مل جائے - چنانچہ اسی لئے طنطا بندر سعید - اسماعیلیہ دمنہور - بنھا وغیرہ مقامات کو جہاں پہلے کبھی انگریزی فوج نہیں گئی تھی اسکے متعدد دستے بھیجدیئے گئے ہیں +

شاہ سیام خدیو کی مہمانداری سے نہایت خوش ہو کر واپس آئے ہیں - خدیو سے دوران گفتگو شاہ موصوف نے اپنی مسلمان رعایا کی بڑی تعریف کی کہ جسطرح ہر جگہ کے مسلمان اپنے حکام اور گورنمنٹ کی وفاداری اور خیر خواہی کو اپنا لازمی شعار اور سعادت سمجھتے ہیں - اسیطرح وہ بہی بہت وفادار اور نمک حلال ہیں اور مسلمان رؤسا ہر وقت جان نثاری کے لئے تیار رہتے ہیں +

لوح یانہ کا عیسائی پرچہ نور افشاں اور ایک اور عیسائی اخبار ایڈورکیٹ کرسچن جمیع باشندگان ہند کو نصیحت کرتے ہیں - کہ مسیحی دین کو قبول کرنے سے ہی وہ طاعون و قحط وغیرہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں !!! مگر وہ نیک بخت یہ تو بتائیں کہ جدی عیسائی اپنی مذہب کی اس عجیب و غریب خیر و برکت سے کیوں محروم ہیں اور صرف انگلستان ہی میں لاکھونکی تعداد میں قحط و افلاس اور امراض وبائیہ سے ہر سال فوت ہوتے رہتے ہیں؟

ایک مصری اخبار لکھتا ہے کہ جب قبرس پر انگلستان نے ۱۸۷۸ء میں فوجی قبضہ کر کے بتدریج مہام انتظام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہا تو وہاں کے ترکی متصرف کی دانائی اور تدبر کی وجہ سے اس مدعا میں کامیاب نہ ہو سکے اسپر اسکی موقوفی کا ارادہ کیا گیا - مگر وہ ایسا عقلمند تھا کہ اسنے کوئی حجت ایسا کرنے کے لئے انگریزی حاکم کے ہاتھ میں نہ آنے دی جسنے آخر یہ حیلہ کیا کہ ایکدن متصرف کے پاس جاکر کہا کہ میری بیوی نے ایک ایسی بھیڑ بہم پہنچا دینے کے لئے جو نصف سفید اور نصف سرخ ہو میرا ناک میں دم کر رکھا ہے - خدا کے لئے جسطرح ہو اسے بہم پہنچا دو - متصرف اس چال میں آگیا اور اسنے وعدہ کر دیا - مگر چند دنوں کے بعد مجبور ہو کر کہلا بھیجا کہ افسوس ایسی بھیڑ نہیں ملتی - اسپر افسر مذکور نے اپنے آدمیونکو ایسی بھیڑ لانے کے لئے کہا - انکو پہلے سے سکھا رکھا گیا تھا کہ بھیڑ کو مصنوعی رنگ سے سرخ کر لیں - وہ فوراً اس بھیڑ کو لے آئے - جسکو متصرف کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ تمہاری ناکامیابی سے واضح ہوتا ہے کہ لوگو نپر تمہارا کوئی رسوخ نہیں - اسلئے تمکو معزول کیا جاتا ہے کہ کسی لائق کو اسپر مامور کیا جائے +

لبرل ترکی پارٹی کے سرغنہ مراد بک اور اسکے دیگر ارکان پر آجکل باب عالی اور امیر المومنین کی خاص نظر عنایت ہے - جن دو تین نمک حراموں نے ان الطاف خسروانہ سے مستفید نہ ہونا چاہا وہ فرانس اور بلجم میں بہی مقہور و مبغوض ہو رہے ہیں - چنانچہ گورنمنٹ بلجم کے ایما پر وہانکی عدالت سے ایک نمکحرام کو سخت سزا دیگئی ہے اور چونکہ اسنے امیر المومنین کی نسبت ناشائستہ کلمات لکھے تہے جسکا مقدمہ میں خواہ مخواہ تکرار ہوتا تھا اسلئے اخبار مذکور رودداد کے مشتہر کرنے سے روک دیا گیا - برعکس اسکے جو اپنے بادشاہ کے قدمونپر گر پڑے ہیں ان میں اکثر مناصب جلیلہ پر سرفراز کئے گئے ہیں - چنانچہ احمد رضا بک کو ایکہزار روپیہ ماہوار مشاہرہ پر بلگیریا میں اور ایک شخص سپرس کی ترکی سفارت میں معقول تنخواہ پر سکرٹری کے عہدہ پر مامور کیا گیا +

ٹرکی کے پاس محاربہ روم و یونان سے پہلے ۲۰ لاکھ رائفلیں جدید قسم کی تہیں - اور ۲۰ لاکھ اب اور خرید کی گئی ہیں +

قطع معاہدہ صلح میں دو بڑے امور متنازعہ فیہ یونانی قونصلین کے عدالتی اختیار سماعت اور عثمانی رعایا کے نقصانات کے معاوضہ کے مسائل تہے - اول الذکر کا تصفیہ اسطرح ہوا ہے کہ اندرون ملک میں یونان کے جسقدر کونسل خانے ہیں - انکو توڑ دیا گیا ہے یعنے حلب - ادرنہ - ایدن - آگریگزو برات - بروم - دمشق - دامر بروشلیم - مناسطر - سیریس اسکوب میں اب یونانی قونصل نہ رہینگے - صرف بنادر میں یونانی قونصل رہینگے - لیکن انکو بہی تجویز مقدمات کا اختیار نہیں ہوگا - یونانی رعایا کے مقدمات بہی عثمانی حکام سنینگے + امر دوم کی نسبت ثمرات الفنون بحوالہ ٹائمز لکھتا ہے - کہ یونانی سفراء نے ۲۵ - لاکھ فرینک (ایک لاکھ پونڈ) کی رقم تجویز کی تہی - جسکو بشرط منظوری امیر المومنین ترکی وکلاء نے منظور کر لیا ہے - مگر طرابلس تحریر کرتا ہے کہ رعایا کے نقصانات کا معاوضہ دو کرور فرینک (دو لاکھ پونڈ) فیصل ہوا ہے - اور اسمیں ابہی وہ نقصان شامل نہیں جو ساحل کے نصابات کو یونانی جہازونکی گولہ باری سے پہنچا تہا - ناظرین کو خیال رہے کہ ان دونوں رقموں میں سے خواہ کونسی رقم ہو وہ چالیس لاکھ پونڈ کے تاوان جنگ سے علاوہ ہے +

اطالین ٹیرف کے امیر بحر متعینہ کریٹ نے رپورٹ کی ہے کہ یورپین ٹیرف کی موجودگی سے کوئی اصلاح نہیں ہوئی اور نہ آئندہ ممکن ہے - جزیرہ میں امن اسی صورت سے ہو سکیگا - جبکہ صرف ٹرکی کو یہ حق بنادر میں یونانی قونصل رہینگے - لیکن انکو بہی تجویز مقدمات کا اختیار نہیں ہوگا - یونانی رعایا کے مقدمات بہی عثمانی حکام سنینگے + امر دوم کی نسبت ثمرات الفنون بحوالہ ٹائمز لکھتا ہے - کہ یونانی سفراء نے ۲۵ - لاکھ فرینک (ایک لاکھ پونڈ) کی رقم تجویز کی تہی - جسکو بشرط منظوری امیر المومنین ترکی وکلاء نے منظور کر لیا ہے - مگر طرابلس تحریر کرتا ہے کہ رعایا کے نقصانات کا معاوضہ دو کرور فرینک (دو لاکھ پونڈ) فیصل ہوا ہے - اور اسمیں ابہی وہ نقصان شامل نہیں جو ساحل کے نصابات کو یونانی جہازونکی گولہ باری سے پہنچا تہا - ناظرین کو خیال رہے کہ ان دونوں رقموں میں سے خواہ کونسی رقم ہو وہ چالیس لاکھ پونڈ کے تاوان جنگ سے علاوہ ہے +

شمس العلماء حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی نے نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں حسب ذیل قطعہ طلائی کاغذ پر لکھوا کر اور سنہری چوکٹے میں نصب کرا کر اور قرآن مجید کے اردو ترجمہ کی (جو حافظ صاحب موصوف کی تالیف ہے) ایک جلد پیش کی اور قطعہ خود پڑھکر سنایا - ہز آنر نے بڑی شکرگذاری کے ساتھ مولوی صاحب کا تحفہ قبول فرمایا +

ہر لیگا اب بہار سے قطعاً خزاں کا رنگ	حاکم ہوئے ہیں صوبے کے سر سبز تھ نیگ
کیا حسن انتظام ہے بسمارک بھی اگر	جرمن سے آکے دیکھے تو ہو جائے عقل دنگ
ایک نصف درجن آنکھوں سے گزری ہے لفٹنٹ	پر ان کے انتظام کے بالکل نئی ہیں ڈھنگ
انصاف اسکو کہتے ہیں عدل اسکا نام ہے	ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں بز غالہ و پلنگ
ہیبت تمہاری لشکر اعدا کو دے شکست	ظاہر کا ایک حیلہ ہے کیا توپ کیا تفنگ
منظور ہو جسے کہ ہو ہر طرح کامیاب	بس تم سے آکے سیکھے تدبیر صلح و جنگ
قائل نہ تھے کسی کے مگر تمکو دیکھکر	ہم ہو گئے ہیں معتقد دانش فرنگ
اب سن کے تمکو حاکم پنجاب خوش ہوئے	تھے اس سے پہلے اہل ہنر زندگی سے تنگ
مجکو ملا خطاب تو ہے مجکو اس سے فخر	گو ہے خطاب کو مری نسبت سے عار ننگ
ہر چند ہوں کمال و فضیلت سے بے نصیب	پر شکر ہے کہ طبع میں جودت ہے اور امنگ
کہتا نہیں مگر مجھے قدرت ہے نظم پر	لیکن نہیں ہوں شعرا دسر و نکی طرح سے دبنگ
لوہا نہیں ہے ذہن کی تلوار کا خراب	ہاں بے دہاری کے سبب چڑھا ہے زنگ
الماس ہے نتیجہ فیضان تربیت	ہے در خاص اسکی سرشت سنگ
تم پرورش کرو تو کرے مات برق کو	عند السباق سرعت رفتار اسپ لنگ
عہد حکومت آپکا یوں ہو مفید ملک	سیراب جیسے کرتا ہے کھیتونکو آب گنگ

(منقول از رسالہ الہادی)

فاعتبروا یا اولی الابصار

قرآن مجید میں جناب باری نے اپنے بندوں کو متعدد مقامات میں اَفَلَا یَتَفَکَّرُوْنَ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ سے یاد فرمایا ہے حتّٰی کہ کفر کی بنا بھی ایک گونہ خداوند عالم نے نادانی پر ٹھہرائی ہے۔ معمولی سمجھ کے آدمی کے ذہن میں یہ بات واضح طور پر آسکتی ہے کہ انسان کی قوت تعقل و تفکر کی ترقی کیطرف قرآن پاک میں اشارہ ہی یہی خوبی اسلام میں ایسی ہے جو اور ادیان سے اُسکو ممتاز کرتی ہے۔ درحقیقت اگر انسان اپنی عقل سلیم سے کام لے تو جہانتک انسانی کمال کی حد ہی وہانتک اسکو عروج ہو سکتا ہے۔ دُنیاوی امور میں جن قوموں نے اس سے کام لیا ہے وہ اور قومونکی ہمیشہ سرتاج رہا کی ہیں۔ ایک زمانہ یہ تھا کہ یہ اُمت مرحومہ اس قوت سے کام لیتی تھی اور خُدا کی نعمت کا شکر ادا کرتی تھی۔ جو کچھ ہمارے بزرگوں نے اپنی عقل سے کمایا تھا وہ ہم کھو بیٹھے۔ آجکل جن قوموں کے ہاتھ میں دُنیا کی باگ ہی۔ اُن میں اور کوئی فضیلت سوائے اسکے نہیں ہی کہ وہ "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ" کے عامل ہیں اور ہمکو جو کبھی حدیث پر عمل کا شوق بھی ہوتا ہے تو شاذ و اختلافی مسائل کے سوا اور کسی مسئلہ کیطرف ہماری نگاہ نہیں پڑتی ہی۔ جو حدیثیں سارے فرق اسلام میں متفق علیہ ہیں اور جن میں علم اور اخلاق کیطرف رغبت دلائی گئی ہی۔ اُنکو ہم نے نظر انداز کیا اور کتاب اللہ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ" کی شان جو یہود یونکی تھی وہ ہم میں آگئی۔ جب ہم آجکل یورپ کے روز افزوں تازہ ایجادات کی کیفیت پڑھتے ہیں۔ تو ہمارا دل اُلٹتا ہے اور یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ بارالٰہ ہماری قوم کے علما کیوں ایسی صلاحیت نہیں رکھتے جو اپنی قوت ایجاد و تکوین سے دُنیا کو فائدہ پہنچا دیں۔ ہمارا بہت دنوں سے ارادہ تھا کہ ہم "روشنی" کی مفصل کیفیت الہادی میں درج کرتے۔ مگر ہم چونکہ خود اتنی صلاحیت نہیں رکھتے کہ کماحقہ شرح و بسط کے ساتھ اُسکے متعلق مضمون نگاری کریں اسلئے ہمنے اُسکے بیان کو اپنے ایسے دوستوں کے لئے چھوڑا ہے۔ جو اس زمانہ کے علم طبیعات میں ماہر ہیں۔ ہم اسوقت ایک محض معمولی چیز کا ذکر کرتے ہیں جس سے ناظرین کو یہ اندازہ ملیگا کہ ادنی ادنی باتوں میں ہی کیسی کیسی ترقیاں ہو سکتی ہیں۔ فی الحال کلکتہ کے ایک روزانہ اخبار میں ہمنے لندن میں ایک نئی تجویز راحت رسانی خلائق کا حال پڑھا ہی۔ جسکا عنوان یہ ہی "استعمال حرارت لیمپ اور لندن کی سڑکونپر ناشتہ کرنیکی ترکیب" اسکو ہم قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ نہ اس غرض سے کہ ہم اپنی علمی صلاحیت ظاہر کریں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ ہماری قوم سوچے اور اپنے روزمرہ کے امور میں علمی طریقہ سے اصلاح و ترقی کرے۔ لندن میں جیساکہ یورپ کے اکثر بڑے شہروں میں ہی گیس لائٹ ہوتی ہے لندن کے منچلوں نے یہ سوچا کہ گیس لائٹ کی لو میں جو حرارت ہوتی ہے وہ یوں ہی بیکار ہوتی ہی اُس سے مصرف لینا چاہیئے۔ کیونکہ اتنی حرارت پیدا کرنیکے لئے گھروں میں بہت روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ اور لندن ایسے سرد شہر میں ہر دم حرارت کی ضرورت پڑتی ہے۔ اب دقت یہ پڑی کہ بلندی پر سے حرارت کیونکر نیچے لائی جائے۔ خیال یہ کہ روشنی میں نقصان ہی نہیں ہو صرف فاضل حرارت سے کام لیا جائے۔ بات ذہن میں آنی تھی اور یاروں نے طبع آزمائی شروع کی بالآخر ایک کل تصنیف ہوئی جسکی کیفیت درج ذیل ہوتی ہے۔ اور عملی طریقہ پر اُسکا استعمال بھی شروع ہو گیا اور اُسکا نام کیا خوبصورت رکھا گیا ہے "وِیسٹ هِیٹ اِیکو نومائزر" یعنی فاضل حرارت کا کام میں لانیوالا۔ لندن میں ہر سال گیس لائٹ میں اڑھائی لاکھ پونڈ صرف ہوتے ہیں۔ اور اگر کل لیمپوں کی تعداد میں سے صرف دسواں حصہ کے لیمپ کی فاضل حرارت سے کام لیا جائے۔ تو بارہ کروڑ گیلن گرم کھولتا ہوا پانی طیار ہوگا۔ جو حساب فی گیلن نصف پینی بکتا ہی جس میں بیچنے والیکو منفعت ہوگی۔ امتحاناً ایک محلہ نامی کرسٹل پیلس میں چھوٹی کل لگائی گئی ہی جس میں ایکسو پچیس گیلن پانی کھولتا ہوا روزمرہ تیار ہوتا ہے۔ حساب کیا گیا ہے کہ گیس لائٹ کا صرف اس ترکیب سے نصف ہو جائیگا اور ٹیکس دینے والو نپر ٹیکس کی مقدار کم ہو جائیگی۔ ان کھولتے ہوئے پانی کی کلوں کے نل میں ایسی کلیں بھی لگائی جائینگی۔ جن سے نصف پینے کی چائے گوشت وغیرہ تفکہات کی چیزیں از خود بلینگی تو لطف یہ ہوگا کہ معمولی مزدوروں کو علی الصباح یا شب گذرے بے تکلف و بے دردسر ایک پیالہ غذائت کی گرم چیز ملیگی ایک فٹ مکعب میں ایک گیلن پانی گرم ہوگا۔ کل کی یہ شان ہوگی کہ گیس کی روشنی کی لو کے اوپر ایک ظرف ہوگا جو غبارہ کے اندر ہوگا اور یہ غبارہ بظاہر صرف گیس لیمپ کا غبارہ معلوم ہوگا۔ اس ظرف کے اندر سرد پانی ہوگا۔ اس سرد پانی پر گیس لائٹ کی لو کی حرارت کا فعل ہوگا جس سے پانی انتہا درجہ پر گرم ہو کر ابخرہ بنجائیگا کہ ابخرے چونکہ نالیوں میں بند ہونگے اسلئے وہ باہر نکل نہیں سکینگے اور اندر پھیلینگے۔ یہانتک کہ بذریعے لوہے کے جھنجھوں کے نیچے اوپر جہاں لیجانیکا ارادہ ہو گرم ابخرے پہنچینگے۔ اور وہاں جاکر پانی کو گرم کرینگے بڑی سڑکونپر سڑک کے پانی کی کل سے یہ نئی کل ملا دیجائیگی اور یہ گرم ابخرے نیچے ایک کوٹھری میں پہنچینگے۔ اور اُس میں پانی کی کل سے سرد پانی آویگا۔ اس کوٹھری کا پانی گرم ہوگا۔ اس میں جہاں ایک گیلن پانی گرم ہوا فی الفور اتنا ہی سرد پانی سڑک کے پانی کی کل سے چلا آئیگا۔ اور اس کوٹھری کے باہر ایک دیوتا کے سر کی مورت بنی ہوئی ہوگی جسکے منہہ سے پانی بہیگا اور اُسکے نیچے ایک چھوٹا ظرف ہوگا جس میں فاضل پانی گریگا اور بہ جائیگا۔ اور ایک نفیس منقش گلاس زنجیر سے لٹکا رہیگا اور اُسکا دستہ اُسوقت علیحدہ ہوگا۔ جب ایک سکہ ڈال دیا جائیگا۔ بظاہر اسلیم معلوم ہوگا کہ گیس لائٹ ایک پایہ پر ہے۔ اور اندر یہ طلسماتی کارخانہ ہوگا۔ پس نصف پینی اندر ڈالدیا۔ گلاس کا دستہ علیحدہ ہو گیا۔ گرم پانی لے لیا بغل کی کل سے اُسی ترکیب سے چاہے وغیرہ لے لیا اور نفیس چائے پیکر چلتے بنے۔ بدیں خیال کہ زیادہ گرمی سے کل پھٹ نجائے کوٹھری کے باہر تھرمامٹر یعنی مقیاس الحرارت رہیگا۔ جس میں شوخ حرفوں میں حرارت کا اندازہ لکھا رہیگا۔ تاکہ خریدار کو معلوم ہو کہ پانی کب تیار ہو جائیگا۔ اس سلسلہ سے مکانوں کے اندر بیماروں کو بھی آسانی ہوگی۔ مکان کے اندر کے گیس کی روشنی سے یہی کام ہوگا۔ تھکے ماندے لوگ جو کام کر کے آتے ہیں۔ اُنکو پانی گرم کرنے اور چائے بنانے اور چیزوں کے تیار کرنے میں بہت دیر ہوتی ہے اور "الانتظار اشد من الموت" ہوتا ہے۔ اُنپر اس ترکیب نے بڑا احسان کیا۔ وہ بہت آسانی سے اپنی عافیت کا سامان جلد درست کر سکینگے۔ ہم اپنے ناظرین کی خدمت میں یہ امر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ لندن ایسے سرد شہر میں ہر دم گرم پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ بچونکی ہاتھ منہہ دھونیکے لئے شستکو بغیر اسکے چارہ نہیں ہی۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری حکمران قوم کے عادات میں پانی کا بہت کم استعمال ہے جسپر ہم استعجاب کے ساتھ مضحکہ کرتے ہیں۔ پھر لندن میں گرانی کے باعث گرم پانی کرنے میں بہت صرف ہوتا ہے۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ جن لوگوں کو ہندوستان کی گرمیوں میں برابر برف کے استعمال کی عادت ہی اُنکو کسقدر صرف کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی برف کا استعمال صرف پانی پینے میں ہوتا ہے۔ اگر ہر طرح کے پانی کے استعمال میں برف صرف کیجائے تو ہمارے امرا کی زندگی بھی دوبھر ہو جائے تو اس سے اس صرف کا اندازہ کرنا چاہیئے جو لندن میں لوگونکو پڑتا ہے یہی وجہ ہی کہ باوجود ہندوستان کی دولت سمیٹنے کے اور دیگر ممالک کی تجارت سے منتفع ہونیکے بھی لندن کے غربا غائت تکلیف سے بسر کرتے ہیں۔ اور وہاں غریب ہونا ایک جرم عظیم سمجھا جاتا ہے اور لاکھوں طرح کے بُرے کام کر کے غربا بہزار خرابی چندے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ورنہ کتنے بچے ہر سال ٹھٹھر کر مر جاتے ہیں۔ پروفیسر ہین نے لکھا ہی کہ دولت صحت پر مقدم ہی۔ کیونکہ ذی دول غربا سے زیادہ صحیح رہتے ہیں۔ لندن کی کیفیت سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ ورنہ یہاں واقف کی "تندرستی ہزار نعمت ہی" پر غالب کا مصرع "تنگدستی نہ ہو تو اے غالب" محض بے موقع خیال کیا گیا ہی اور سمجھا جاتا ہی کہ اس مصرعہ سے اسراف اور خدا کی ناشکری کی بو آتی ہے۔ ماحصل یہ ہی کہ کل جو فائدہ لندن کو پہنچائیگی اُسکا ہم لوگ اس ملک میں رہکر صحیح اندازہ نہیں کر سکتے + اب اخیر میں قوم سے میری یہ التجا ہے کہ ہم لوگونکا ملک گرچہ انگلستان سے قدرتی سامان کے اعتبار سے بہتر ہے۔ مگر بعض وجوہ سے ہماری حالت اب ایسی ہو گئی ہی کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے ہمکو چاہیئے کہ ہم غور و فکر سے کام لیں اور سوچکر راحت رسانی کی چیزیں نکالیں۔ پارسال کلکتہ کے موہن میلہ میں ہم ایک دریائی ٹرائی سکل دیکھکر خوش ہوئے جسکو ایک بنگالی بابو نے بنایا تھا۔ یہی معمولی ٹرائی سکل تھا۔ ہر پایہ کے نیچے ایک کشتی

مختلف خبریں

آسمان کے ستارے ہرشل صاحب موجد دوربین کی ۲۰ فیٹ لمبی دوربین سے دو کروڑ ستارے دکھائی دیتے تھے کل ستاروں کی تعداد تین اور پانچ کروڑ کے درمیان اندازہ کی گئی ہے پہلے زمانہ میں انسانی نظر سے جو ستارے نظر آتے تھے ان کی درجہ بندی روشنی اور بڑائی کے لحاظ سے کی گئی تھی سب سے زیادہ روشن اور بڑے ستارے اول درجہ کے کہلائے اس سے کم درجہ روشن ۵۰ دوم درجہ کے اسیطرح آخری ششم درجہ کے وہ ستارے گنے جاتے تھے جو سب سے چھوٹے تھے ۔

شمالی قطب سے لیکر خط استوا کے جنوبی ۳۵ ویں درجہ تک پہلے درجہ کے ۱۴ دوسرے کے ۴۹ تیسری کے ۱۲۱ چوتھے کے ۴۱۴ پانچویں کے ۸۵۴ چھٹے درجہ کے ۲۰۱۷ کل ۳۲۹۱ ستارے انسانی نظر کو دکھائی دیتے ہیں مختلف مدارج کے ستاروں کی بلحاظ جسامت آپسمیں تقریباً حسب ذیل نسبت ہے ۔ دوسرے درجہ کے ۲½ ستارے تیسرے درجہ کے ۶ ستارے چوتھے درجہ کے ۱۶ پانچویں درجہ کے ۴۰ چھٹے درجہ کے ۱۰۰ ۔ ۱۱ ویں کے ۱۰ ہزار اور سولہویں درجہ کے دس لاکھ ستارے پہلے درجہ کے ایک ستارے کے برابر ہوتے ہیں ۔

ہندوستان کی خبروں میں ایک مدراسی نجومی کی پیشینگوئی کا خلاصہ درج ہو چکا ہے ۔ اسکے دگوئیکار باتیں ہمارے پاک مذہب کے رو سے بالکل لغو ہیں) ہوا زیادہ تر قایم رکھنے کیلئے یورپ کے بعض انگریز منجم کی پیشینگوئیاں شاہان یورپ کے متعلق درج کر دینا غالباً نامناسب نہ ہوگا ۔ لندن سے ہر سال دو پنجموں کی جنتریاں شائع ہوتی ہیں ایک کا نام رڈ کیل صاحب کی جنتری اور دوسری کا رافیل صاحب کی جنتری ہے ۔ اول الذکر کی پیشینگوئیاں دربار سلطنت عثمانیہ کا بڑا دشمن ہونے ۱۸۹۶ء کی بابت اکثر اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں ۔ اسکے ہم دوسرے کی پیشینگوئیاں جو ایک ہندوستان میں شائع نہیں ہوئیں درج کرتے ہیں حسب ذیل ہیں ۔

"اول انگلستان ۔ ملکہ معظمہ کے ایام حکومت باقی تمام شاہان انگلستان کے عہد حکومت سے بڑھکر ہیں ۔ اور حضور ممدوح جوبلی کو بڑے اجلاس و جوبلی کے ساتھ تمام کریں گی ۔ یہ اس امر کی نہایت عمدہ مثال ہے کہ تدبیری محذورات کو کیسا ہونا چاہئے ۔ ممدوحہ الشان بخوبی حسب معاملات و حالات میں حوصلہ و ہمت قایم رکھنا بہت اچھی طرح جانتی ہیں ۔ اور سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ جیسا کہ اسکے بعض ہمسایوں کا حال ہے ۔ انہیں تعصب اور غرور نام کو نہیں ۔ وہ نہایت مدبر اور عاقلہ ہیں ۔ البتہ اگر دست کرم ذرا اور کشادہ ہوتا تو وہ ۱۸۹۷ء میں اپنے نام کو قیامت تک پائدار کر دیتیں ۔ تاریخ عالم میں یہ درج ہوگا کہ جبکہ جوبلی کی فضول طمطراق چراغاں اور سب سے بڑھکر بہودگی یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں پر الاؤ روشن کرنیمیں لاکھوں پونڈ ضائع کئے جا رہے تھے ۔ اس تہوار اور عظیم سلطنت کے ایک دور سرے اور بہت بڑے حصہ میں ممدوحہ الشان کی لاکھہا رعیت قحط سے پریشان حال تھی ۔ ان دونوں باتوں کو بالمقابل دیکھکر رنج ہوتا ہے ۔ خیر مضے ما مضے

۱۸۹۸ء میں قمر کی حالت اچھی نہیں ہوگی ۔ جس سے بیماری یا کسی عزیز کی مرگ کے رنج کا اندیشہ ہے ملکی اور معاملات خارجیہ میں اکثر امور وقوع کو پریشان اور سرد کرنیوالے حادث ہونگے ۔ صلکہ معظمہ کی جنم پتری میں سیارہ یورانس کا وقوع اس سال نہایت عجیب ہے ۔ یعنی وہ ٹھیک آٹھویں خانہ یعنی دار الموت میں ہے ۔ اس سیارہ کا اثر اچانک اور غیر مترقبہ واقعات کا حدوث بتلاتے ہیں ۔ پس جب کبھی حضور ممدوحہ کو عرش دراز باد طبعی قرضہ سے سبکدوش ہونا پڑا تو یہ واقعہ باغلب وجوہ نہایت اچانک اور ناگہان ہوگا ۔

شہزادہ ویلز ۔ شہزادہ موصوف نہایت ہی فیاض اور رحیم النفس ہیں ۔ سخاوت انکی طبیعت میں اسقدر راسخ ہے کہ اگر انکو اپنے منصب کا لحاظ نہ ہو ۔ تو دونوں ہیں کل مال و متاع راہ خدا میں دیکر محتاج بن جائیں ۔ اور کسی ضابطہ بزرگوار کیطرح غرور اور تعصب کے نزدیک بھی نہیں پھٹکا ۔ دل البتہ انسے بھی زیادہ سخی پایا ہے ۔ اور کسی ضابطہ اور قصول سوشل یا مذہبی یا سیاسی کے غلام نہیں کامل آزاد خیال ہیں ۱۸۹۶ء میں چند مرگ انکے حق میں اچھے نہیں ۔ بیماری یا مرگ عزیز کا اندیشہ ہے ۔ شہزادی صاحبہ کی صحت بھی غالباً درست نہ رہے الغرض انکے لئے کئی طرح سے یہ سال بہت سخت اور مضر ہوگا ۔

ڈیوک آف یارک ۔ ڈیوک کے حق میں سیاروں کا اثر بہت نیک ہے اور ۱۸۹۸ء میں تو بہت انکی یاد رہیگی ۔ سلیم اور حلیم الطبع ہیں ۔ مگر باپ ایسے فیاض اور سخی نہیں تاہم وہ ملک کے لئے اچھے بادشاہ ہونگے اور سالہا دراز حکومت کرینگے ۔

جرمنی ۔ قیصر کو بادشاہوں کو مقدس اور نیم الہیانہ حقوق پر بڑا اعتقاد ہے ۔ اور اسکو اسبات پر پختہ یقین ہے کہ مخلوق پر حکومت کرنے کے لئے میں خدا کا خاص اور منظور نظر آلہ ہوں ۔ اور اگر قیصر جرمن ہونیکی بجائے وہ انگلستان کے بادشاہ ہوتے تو غالباً قوم انکو پاگلخانہ میں بھیجدیتی ۱۸۹۸ء میں سیاروں کا اثر انکے حق میں بالعموم اچھا ہے ۔ مگر چونکہ انکی جنم پتری کا قمر ملکہ معظمہ کے مریخ کے پاس سے گذریگا اسلئے دونوں ملکوں میں کشیدگی تعلقات کا اندیشہ ہے ۔

روس ۔ آئندہ پندرہ برسوں میں زار کا آفتاب تعالس کے متوازی رہے گا جس سے اسکے ملک میں بے چینی اور تشویش رہیگی ۔ اور اسکے دل کو ہزاروں طرح کے وسوسے ستاتے رہینگے ۔ مگر جسقدر وہ بڑا ہوتا جائیگا اسکی طبیعت سخت ہوتی جائیگی ۔ ۱۸۹۸ء اسکے لئے بالعموم اچھا ہے ۔ لیکن سال کے آخری حصہ میں بغاوت و سازش حسب معمول ہوگی ۔ اور وہ مکدر اور مایل بجنگ ہوگا ۔

آسٹریا ۔ قیصر کیول ۔ جسیم مزاج اور میری رائے میں اپنے ملک میں ہر دلعزیز ہیں ۔ ۱۸۹۸ء کے اثر اسکے لئے اچھے ہیں مگر اسکی صحت توجہ کی محتاج ہوگی ۔ اور اسی پر جوشی اور مشقت سے محترز رہنا واجب ہے ۔ معاملات ملکی بدستور رہینگے ۔

اٹلی ۔ شاہ سیاروں کا برا اثر محسوس کر چکا ہے ۔ اسکو حبش میں سخت شکست ملی ۔ اور وہ توسیع مملکت کی خیال سے باز آگیا ہے ۔ مگر اسکی مستعمرات حبشہ نہایت بیدار مغز فرمانروا کے ماتحت ہیں ۔ اور امید نہیں کہ اسکے ملک میں انقلاب فریب اور گلشی معزولی تہذیب کبھی دخل ہو سکے ۔ شاہ ہمبرٹ کے بڑے لڑکے ابھی ختم نہیں ہوئے ۔ اسے قاتل کا خنجر سے اس سال سخت اندیشہ ہے ۔ اسکی حفاظت بڑی احتیاط سے ہونی چاہئے ۔

ٹرکی ۔ مخالفوں اور اعدا کی پیشینگوئیوں اور بدگویوں کے باوجود بفضلہ سلطان المعظم ابھی تک صحیح سلامت اور زندہ ہیں ۔ بلکہ آج جیسے وہ اور انکا ملک بدست اور طاقتور ہے پہلے کبھی نہیں ہوا ۔ انکی طالع ابھی عرصہ دراز تک ۔ کے حامد و معاون رہینگے ۔ اور انکو ہر ایک طرف سے بہت کم بلکہ مطلقاً اندیشہ نہیں اگر ترکوں پر لیطور واجب اور بطریق احسن حکومت کی جاوے اور انتظام اچھی طرح سے ہو تو وہ یورپ میں سب سے کامل قوم ہو جائیں ۔ مگر افسوس عمال کی رشوت ستانی اور خیانت سے انتظام بہت ناقص حالت میں ہے ۔ کریٹ کا جھگڑا تعلق ہے وہاں مسلمان سراسر مظلوم ہیں اور کشت و خون اور سفاکی کا سہرا عیسائیوں کے سر ہے ۔ ہم شکایتیں تو اکثر سنتے رہتے ہیں کہ ترک عورتوں کو بیحرمت کرتے ہیں ۔ مگر لنڈن کی چکلوں میں ہر رات جو سینکڑوں نوجوان لڑکیوں کو پھسلاوٹ سے لاکر اُن کی عصمت بگاڑی جاتی ہے اسکا ذکر کبھی نہیں سنا !! لیکن اگر ہم ترکوں کو انکی زیادتیوں کے کرنیکی کوشش کرنے سے پہلے اپنی آنکھوں سے تعصب کا پردہ اٹھا لیں ۔ تو شاید مسیح کے احکام اور عیسائیت کے ادعا کے زیادہ حسب حال ہو ۔"

۱۸۹۷ء کی جنتری میں رافیل صاحب نے سلطان المعظم کی نسبت حسب ذیل لکھا تھا ۔ "سلطان المعظم خود اسقدر خاطی نہیں جسقدر کہ انکی جھوٹی بڑائیاں کرنیکے لوگ گنہگار ہوئے ہیں ۔ انہیں اگر کوئی تصور ہے تو یہ ہے کہ وہ جھجکتے رہتے ہیں اور حوصلہ کرکے فی الفور جو کرنا ہو نہیں کر گذرتے ۔ اس سے عمال فائدہ اٹھا کر اپنے افعال کی سزا سے بچ جاتے ہیں ..... سلطان کے ستارے ابھی نیک ہیں ۔ اور انکو چند آئندہ برسوں تک کوئی خطرہ نہیں

ایک انگریزی اخبار ٹرکی کو نصیحت کرتا ہے کہ ضرورت کے وقت کوئی یورپین سلطنت اسکی مدد نہیں ہوگی ۔ پس ہر ایک کا لازم ہے کہ بظاہر جو وہ ہر ایک سے صلح و آشتی رکھیں اور ایسا صلح پسندانہ اختیار کریں جس سے شاہی حقوق اور عزت و آبرو میں بھی فرق نہ آئے ۔ اور درپردہ اعدا کی سرکوبی کیلئے ہمہ وجوہ تیار رہیں ۔ کیونکہ یورپین سلطنتوں کی خود غرضی اور بیایمانی سے ایک منٹ کے لئے بھی مطمئن ہونا سراسر نادانی ہے ۔ ٹرکی کو آئندہ بیوقوفی جو ان تین حملوں میں بتادی جاتی ہے اختیار کرنی

ہندوستان کی خبریں

وڈ مڈنگل (احاطہ مدراس) کے نیٹو منجم ایم کندا سامی پلائی نے ۱۹۰۳ء سے ۱۸۶۹ء کی نسبت اپنی پیشینگویاں انگریزی و تامل زبان میں عام طور پر شائع کی ہیں۔ ایک عنایت فرما نے انکی ایک کاپی ہمارے پاس بھی ارسال کی ہے پنڈت صاحب ایک مطبع کے مالک بھی ہیں۔ انکا بیان ہے کہ ۹۸-۱۸۹۷ء میں تمام ملک میں بارش بقدر ضرورت اور پیداوار فراواں ہوگی۔ جو عقلمند ہیں وہ اس فراوانی سے آیندہ برسوں کے لئے ذخیرہ کر لینگے۔ جو نادان ہیں وہ تباہ ہونگے کیونکہ نومبر ۱۸۹۹ء سے مئی ۱۹۰۳ء تک سیلون اور چند جنوبی اضلاع کے ماسوا کل ہندوستان قحط و وبا کا آماجگاہ رہیگا یہ منحوس زمانہ کل جگہ کے ۵ ہزاروں برس کے ماہ کارتھک (نومبر ۱۸۹۹ء) سے شروع ہوگا ✦

الغرض پنڈت صاحب کی پیشینگوئی تقریباً فرعون مصر کے خواب کی اُس تعبیر کے مطابق ہے جو یوسف علیہ السلام نے کی تھی فرق صرف اتنا ہے کہ آنحضرت نے خوشحالی اور قحط کے مساوی برس بتائے تھے اور ویسا ہی ظہور میں آیا تھا۔ پنڈت صاحب خوشحالی کا ایک اور مصیبت کے چار برس تحریر کرتے ہیں۔ علم نجوم کے حکم بالعموم غلط نکلتے ہوں یا صحیح مسلمانوں کا ایمان ہے کہ "لا یعلم الغیب الا اللہ" تاہم مآل اندیشی اور حفظ ماتقدم میں کسی طرح کا ہرج نہیں۔ بلکہ احسن القصص میں خود باریتعالی اپنی مخلوق کو اسکی ترغیب دیتے ہیں پنڈت کی پیشینگوئی کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔

"وبا کا جن معہ اپنے چیلے چانٹوں کے نومبر ۱۸۹۹ء سے مئی ۱۹۰۳ء تک پورے ساڑھے تین برس ملک پر متسلط رہیگا وہ پہلے میسور سلیم وغیرہ (یعنی دکن) میں داخل ہوگا۔ اور پھر شمال کیطرف تمام ملک کو برباد کرتا ہوا ہمالیہ تک پہنچیگا اسکے بعد بارشیں بند ہو جائینگی۔ تمام جوہڑ اور جھیلیں خشک ہو جائینگی۔ درخت مرجھا جائینگے جنگلی جانور بھوک اور پیاس سے عاجز آکر شہروں میں گھس آئینگے کنوؤں کو پانی کروی ہو جائینگے خلقت جنگلی گھاس پھونس اور جڑوں پر گذارہ کریگی۔ سچائی معدوم اور چاروں طرف بیحیائی مستولی ہو جائیگی۔ چاروں ذاتیں کھچڑی ہو جائینگی تمام بیماریاں دردوں پر ہونگی۔ والدین اولاد کو۔ بیٹے بوڑھے والدین کو اور خاوند عورتوں کو چھوڑ دینگے۔ جانی دوست دشمن جان ہو جائینگے پرستش گاہوں کو ترک کر دیا جائیگا معابد لوٹے جائینگے۔ سورج کی گرمی بے اندازہ ہو جاویگی بعض ملکوں میں آندھی چلے گی اور بجلیاں گرینگی مگر بارش ایک قطرہ نہ ہوگی۔ خوبیں ایک دوسرے کیساتھ مشغول کارزار رہینگی۔ زلزلے بکثرت آئینگے۔ سرخ ریت کے بگولے شہروں اور آسمان کو ڈھانپ لینگے۔ شہاب ثاقبات بارش کی طرح گرینگے۔ لو ہمیشہ چلتی رہیگی۔ اور اس مصیبت شاقہ کے زمانہ میں تقریباً ۵۰ فیصدی مخلوق ضایع ہو جائیگی۔ گنگا اور ہمالیہ کے درمیان کسی قدر بارش ہوگی مگر اُس مصیبت میں چنداں تخفیف نہ ہوگی" واللہ عاصمنا من کل البلیات والحوادث ✦

ایک آنریبل اخبار آفریدیوں کی بیحد تعریف کرکے تحریر کرتا ہے کہ ہماری فوج امن پسند دیہات کو لوٹنے اور جلانے اور بے پناہ مردوں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کے سوائے "اور کچھ نہیں کر سکی اسکا نام فرمینٹر جنرل ہے۔ جنکو یہ خبریں شاید الہام سے معلوم ہوتی ہونگی!!۔

مسٹر بارکلی شاہ جو حال میں بمقام منڈالے فوت ہوئے ہیں کاشغر یارقند کے خواجگان و اولیاء کرام کے حالات قلمبند کر رہے تھے۔ جو افسوس مکمل نہ ہو سکے۔ جناب ممدوح سرکاری کام پر اُس علاقہ میں ایک برس رہے تھے۔ ایشیاٹیک سوسائٹی کلکتہ کے تازہ ترین جرنل میں ان اولیاء کرام کے مختصر حالات درج ہیں جو تذکرہ خواجگان مصنفہ محمد صادق کاشغری سے اخذ کئے گئے ہیں ✦

مسٹر احمد تیز الدین برٹش نائب قونصل متعینہ حدیدہ (بندرگاہ صوبہ یمن) اپنی رپورٹ بابت سالگذشتہ میں تحریر کرتے ہیں کہ صوبہ کی تجارت ترقی پر ہے۔ باہر سے زیادہ تر پارچہ سوتی (اسمیں خوردنی (چاول آٹا) گرم مصالحہ۔ لکڑی اور کھجوریں آتی ہیں۔ اور یہاں سے ممالک غیر کو زیادہ تر قہوہ جاتا ہے۔ جو کل تجارت برآمد کے ۳/۴ مالیت کے برابر ہوتا ہے۔ بحیرہ قلزم کے ساحلی علاقہ کے سوا

جو عرض میں ۱۴۰ میل ہے کل صوبہ یمن نہایت زرخیز ہے۔ پانی بافراط موجود ہے۔ اور باشندے سخت اور جفاکش ہیں۔ پہاڑیوں کے دامنوں میں قہوہ۔ کھجور پھل اور غلہ کی فصلیں سال میں دو دو جگہ تین تین دفعہ ایک ہی زمین پر پیدا کی جاتی ہیں۔ اندرونی علاقہ کی پہاڑیوں میں سرد ممالک کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ بھیڑ۔ بکری۔ گدھے۔ اونٹ اور مویشی بکثرت ہیں۔ کانی نمک ساحلی علاقہ میں ہے اور کل ملک بالخصوص موخا اور لوہایا کے قرب و جوار میں گندھک۔ کوئلہ اور لوہے کی کانیں بافراط موجود معلوم ہوتی ہیں۔ جنکی طرف ابھی حکام نے توجہ نہیں کی۔ آبادی صوبہ کی تیس لاکھ کے قریب ہے مگر موٹے پارچات اور رسی بنانے کے سوا اور کوئی صنعت و حرفت نہیں۔ لوگ کلیتہً زراعت پیشہ ہیں۔ آج کی کلیہ صدیدہ ہے اور اسے وہی منزلت حاصل ہے جو ۱۶ ویں صدی میں موخا کو تھی ۱۸۹۶ء بیشمار بادبانی جہازوں کے علاوہ ۲۶ ترکی۔ ۵ آسٹرین ۱ اور ۲ انگریزی سٹیمر آئے ۱ انگریزی متعینہ عدن جون ۱۸۹۶ء میں ترکی نے انگلستان کو دوستانہ طور پر دیا تھا یمن کے جنوب میں ہے یمن کی موجودہ گورنر اور عمال صیباکہ ہم وقتاً فوقتاً تحریر کرتے رہے ہیں ملک کی ترقی اور خوشحالی میں بڑی سعی کر رہے ہیں مقبوضات حجاز یمن اور عراق عرب میں جسقدر انگریزی قونصل وغیرہ ہیں۔ انکا تعلق گورنمنٹ سے ہے گورنمنٹ انگلستان سے نہیں ہے ✦

صاحب پرنسپل ویٹرنری کالج لاہور نے اردو زبان میں ایک رسالہ بیطاری جاری کیا ہے

سید دلاور علیشاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر ۲۲ ماہ حال کو اپنے گھر لاہور میں

سردار ہری سنگھ صاحب انسپکٹر مدارس جالندھر سرکل جنہوں نے علالت کی وجہ سے ۱۸ ماہ کی رخصت لی تھی اب صحت یاب ہو کر اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو گئے ہیں ✦

مسٹر سلی روجرز کو منصفوں نے ہرنائی نس راجہ ناہن پر ۲ ہزار روپیہ کی ڈگری بابت ہرجہ اور ان تمام مقدمات کا خرچہ دلایا ہے جو راجہ صاحب یا انکے ایجنٹ بابو جادو نے اُسپر دائر کئے ✦

مقدمہ غبن پیپرل اس ہفتہ میں انڈیا کوپرل کمپنی لکھنو نے ایک فوجداری استغاثہ پرشاد و ستیارام و بہولا تہ متعلقین دوکان بہیرون پرشاد و چھید یلال پر دغا کا دائر کیا ہے ملازمین ہل دیبی دیال۔ رام پرشاد و اندر نرائن ماخوذ ہیں کہ انہوں نے ارتکاب جرم میں ۲ دسمبر تک استغاثہ بیان ہے کہ ملازمین کی سازش سے بہیرون پرشاد چھید یلال نے ہزاروں روپیہ کا کاغذ بجنس بجائے فروخت کاغذ لکھنو پیپرل اور قیمت مل کو ادا نہیں کی۔ چہارشنبہ کو اول پیشی مقدمہ کی ہوئی مل سے مسٹر ڈگرو۔ اور ملازمان کیجانب سے مسٹر نیوبل و پنڈت جگت نرائن صاحب پیروکار تھے۔ بعد اظہار جانچ کنندہ مقدمہ ۲۹ ماہ حال تک ملتوی ہوا۔ ملازمان ضمانت پر رہا ہیں ✦

احاطہ بنگال کے لیگل سیمیز نمبر بابو گپتا کی دوسری بیٹی مس چاپلٹ نے لندن کالج کا امتحان میٹرکولیشن پاس کیا اُسنے سو میں سے ۹۳ نمبر حاصل کئے ۱۸۹۶ء میں لندن کے ایک نائی سکول سے اُسنے اکسفورڈ کا امتحان داخلہ بھی پاس

سر جارج وائٹ سپہ سالار ہند کی دو صاحبزادیاں ۱۸ دسمبر کو کلکتہ میں گاڑی سے گر پڑیں۔ مگر خیریت رہی

دریا شط العرب میں بحری قزاقوں نے ایک ہندی کشتی سے ۲۵۰ روپیہ نقد چرا لیا دو آدمیوں کو قتل بھی کر

لارڈ روزبری سابق وزیر اعظم کی والدہ ڈچز آف کلیولینڈ جنکی عمر ۷۸ برس کی ہے ۲۱ دسمبر کو کلکتہ پہنچیں لارڈ موصوف کے والد کے فوت ہو جانیپر انہوں نے ۱۸۵۶ء میں ڈیوک کلیولینڈ سے نکاح کر لیا تھا

مدراس کے ایک مشہور دیسی نویسندہ نے ہندوستان کے ۴۶ سربرآوردہ متوفی مدبروں اور سربرآوردوں کے ایک سالہ میں قلمبند کئے ہیں۔ اور اسکو ولایت کے ایک کارخانہ نے شائع کیا ہے ✦

گیا کی بودھ مندر کے ایک مشہور پوجاری بابو چوبے لال فوت ہو گئے ہیں۔ انکی کئی راجے معتقد تھے اور دولتمند کہ بسا اوقات انکے ذاتی ملازم انکے زر سے زیادہ ہوتے تھے ✦

بلوچستان کے علاقہ زہوب و پشین سے اکثر باشندے افغانستان کو ہجرت کر گئے ہیں۔ اور بلوچستان کے چند امیر صاحب کے پاس پناہگزین ہیں۔ ریاست لس بیلہ کے متوفی جام کا فرزند ثانی مراد علی بھی جو گورنمنٹ ہند کی مداخلت کا مخالف تھا اگست ۱۸۹۶ء میں بے انتہا زر و جواہر لیکر امیر صاحب کے پاس کابل چلا گیا تھا۔ جو اسی لکھ روپیہ وظیفہ پاتا ہے

تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۱۸- دسمبر۔ تنازعہ مزدوران و مالکان کی کانفرنس سے اور تو سب باتوں کا فیصلہ ہوگیا ہے مگر یہ بیہ وقت کارکردگی پر تنازعہ باقی ہے۔ مالک ۱ کی جگہ آٹھ گھنٹے منظور نہیں کرتے ٭

ایضاً۔ قیصر جرمن اور اسکے بھائی کی تقریروں پر جرمن اخبارات بڑی دلیری سے اعتراض کر رہے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ شاہزادہ ہنری کی تقریر بالخصوص ملحدانہ تھی اور اگر اسے یہ نہیں کہا جاسکتا تو بالکل مہمل تھی (۱۹ دسمبر) جرمن بیڑہ جہازات انگلستان کی بندرگاہ سپٹ ہیڈ میں پہنچگیا ہے۔ اور آج شہزادہ ہنری اپنی نانی صاحبہ کو الوداعی سلام کہنے کیلئے آسبورن محل گیا ہے ٭

ایضاً (۱۹ دسمبر) **چین کی شامت**۔ روسی بیڑہ موسم سرما بسر کرنیکی نیت سے چین کے محفوظ بندرگاہ پورٹ آرتھر میں داخل ہوگیا ہے۔ اور چین نے اسکی اس کارروائی پر رضامندی دیدی ہے۔ روسی گورنمنٹ کا بیان ہے کہ ہنوز بندرمذکور پر جبراً قبضہ و تصرف نہیں کیا۔ بلکہ محض جاڑا بسر کرنیکی نیت سے وہاں گئی ہیں (روس کا بندرگاہ ولیڈی وسٹاک اس موسم میں بالکل منجمد ہوجاتا ہے۔ مگر اتنے برس آخر روسی پورٹ آرتھر کے بغیر بھی تو گذارا کرتے رہے تھے!)

پیرس ۱۸ دسمبر۔ پناما کا فضیحتا پھر تازہ ہوگیا ہے۔ تین سابق اور ایک موجودہ ممبر فرنچ پارلیمنٹ گرفتار کئے گئے ہیں اور آجسے ملزموں کی تحقیقات شروع ہوگئی ہے۔ آرٹن نے شہادت دی کہ کل ملزموں نے زر خطیر رشوت میں لیا تھا

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ بحیرۂ چین میں موازنۂ اقتدار۔ انگلستان کے اخبارات روس کے قبضہ بندرآرتھر پر بڑی تہمت سے بحث کر رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی پرجوشی ظاہر نہیں کی مگر ساتھ ہی گورنمنٹ انگلشیہ کو ہوشیار اور انگریزی اغراض کی حفاظت پر تیار رہنے کی تاکید کر رہے ہیں۔ ٹائمز کا بیان ہے کہ ہم ایسے تغیرات پر خاموش نہیں رہ سکتے چونکہ گورنمنٹ پر اثر ڈالنے اور بحیرۂ چین میں دول یورپ کے بحری اقتدار میں کمی بیشی کر دینے سے ہماری تجارت پر بڑا اثر ڈال سکتے ہیں۔ جزائر چوسان وغیرہ پر قبضہ کر لینا ہمارے لئے بہت مفید ہوگا۔ وہاں ایسا سٹیشن قائم ہوسکتا ہے جسکا خرچ وہیں کی آمدنی سے پورا ہوجایا کریگا۔ ٹائمز کا خیال ہے کہ اب جاپان بھی جزیرہ نمادی ٹائی وی پر دامی قبضہ رکھنے کا مطالبہ کریگا۔ (اس جنبی صوبہ پر جاپان سردست صرف تاوان جنگ کی وصولی تک قابض ہے)

لنڈن ۱۹- دسمبر۔ **پنشن یافتہ فوجی سپاہی**۔ وزیر حرب لارڈ لینسڈون نے لارڈ میئر کو چٹھی لکھی ہے کہ ایسے پنشن یاب سپاہیوں کو جنکی قوا ابھی مضبوط ہیں اور انکو کام کرنیکا شوق بھی ہو فالبیت کے سرٹیفکیٹ دینے کیلئے افسروں کی ایک جماعت مقرر کیگئی ہے۔ اور آئندہ گورنمنٹ نے انکے لئے محکمہ ڈاک میں ہر سال ایکہزار اسامیاں اور محکمہ حرب میں جسقدر سال بھر میں جگہیں خالی ہوں مختص کر دی ہیں۔ آپ بھی کارخانہ داروں کو اپنے اپنے دفاتر اور کارخانوں کی اسامیوں کا ایک حصہ ان قومی جاں نثاروں کیلئے ریزرو کر دینے کی ترغیب دیں (یہ سب کارروائیاں اسلئے کیجارہی ہیں کہ لوگ فوجی ملازمت کی طرف مائل ہوں۔ کل یورپ میں صرف انگلستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں کی رعایا پر فوجی خدمت لازمی نہیں۔ کیونکہ اس ملک کی ترقی و عروج کا مدار زیادہ صنعت و حرفت اور تجارت پر ہے۔ اگر کل رعایا کو جبراً فوجی کام پر لگایا جاوے تو ایک تو ملک کی خوشحالی میں فرق پڑجائے۔ اور دوسری قوم بھی جسکے رگ و پے میں صدیوں سے آزادی سرشاری ہوچکی ہے اسے کبھی منظور نہ کرے۔ وکیل)

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ معاہدہ صلح کی آخری تصدیق فریقین نے قسطنطنیہ میں کر دی ہے ٭

ایضاً۔ کیپ کے اندلسوی گورنر مارشل بلنکو نے کرنیل وٹیر اپنے ایڈیکانگ کو گفتگو مصالحت کی باغیوں کے کیمپ میں بھیجا۔ مگر انہوں نے اسکو آپس میں صلاح و مشورہ کرنیکے بعد گولی مار کر ہلاک کر دیا (قاصدوں کو وحشی سے وحشی بھی بالعموم قتل نہیں کرتے۔ مگر یہ عیسائی متخاصمین وحشیوں سے بھی بدتر ہو رہے ہیں۔ باغیوں کی اس حرکت بد کو کوئی شخص بنظر استحسان نہیں دیکھیگا لیکن یہ امر اسبات کا بھی پتہ دیرہا ہے کہ ہسپانیہ کی جورو ظلم نے انکے دلوں کو پتھر کر دیا ہے۔ اور اپنے ظالموں کے مقابلہ میں انکو کسی قاعدہ اور پابندی کا لحاظ نہیں رہگیا

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ **مشرقی افریقہ**۔ ۲۷ ویں بمبئی انفنٹری دلیچ پلٹن، موسباسا کے ریلوے لائن کی موجودہ انتہائی سٹیشن کو گئی ہے (پہلی خبر تھی کہ وہ موسباسا ہی میں رہیگی۔ مگر بعد میں غالباً فرانسیسیوں اور روسیوں کی مہموں کی وجہ سے اس فوج کو بھی برہ یوگنڈا امیجر میکڈانلڈ کے پاس بھیجدینا ضروری سمجھا گیا ہوگا۔ وکیل)

ایضاً ۲۱ دسمبر۔ **چین و دیگر دول**۔ روس نے جاپان کو اطلاع دی ہے کہ ہمنے پورٹ ارتھر پر عارضی تصرف کیا ہے۔ جاپان نے عظیم بیڑہ ادھر روانہ کر دیا ہے۔ جرمن گورنمنٹ نے روسی تصرف پر کوئی تعجب ظاہر نہیں کیا ہے غاصبانہ اور جرمن اغراض کو نقیض نہیں خیال کرتا۔ یہ افواہ غلط ہے کہ انگلستان ساحل چین کے کسی علاقہ یا جزیرہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ فرانس اور انگلستان میں چند برس گذرے معاہدہ ہوا تھا کہ انمیں سے کوئی بھی جزیرہ چوسان پر قابض نہیں ہوگا۔ فرانس نے دو جہاز اپنے بیڑہ کی کمک کے لئے بھیجدیئے ہیں۔ مگر جب تک جنوبی چین میں کوئی سخت اندازی نہو وہ خاموش رہیگا۔ (لنڈن ۲۲ دسمبر) موجودہ چینی معاملات کے متعلق امریکہ کا عندیہ معلوم کیا گیا تو جواب ملا کہ اسکو اپنے مواعات متعلقہ حصول اراضی سے کوئی تعلق نہیں وہ صرف اپنے موجودہ حقوق کی نگہداشت کرتی رہیگی ٭

ایضاً ۲۲ دسمبر۔ **سر جیمز ہنگ**۔ لارڈ ڈفرن کی پیشرو لارڈ لنزڈاؤن نے اظہار تقریر بیان کیا کہ سر جیمز ہندوستان کی موجودہ محاربہ ایسا سخت اور مشکل محاربہ گذشتہ کئی برسوں میں ہم کو نہیں کرنا پڑا تھا۔ تاہم خوشی کا مقام ہے۔ کہ ہماری فوج نے ہر جگہ نامور کی قائم رکھی ہے ٭

ایضاً۔ کوریا میں ۵ لاکھ روبل کے سرمایہ سے ایک روسی بنک قائم کیا جانیوالا ہے۔ روسی اخبار اس بنک کے فوائد اور اہمیت کا بڑا فخریہ بیان کر رہے ہیں ٭

ایضاً ۲۲ دسمبر۔ روس و چین و انگریز۔ روس نے چین سے مطالبہ کیا ہے کہ چینی ریلوے لائینوں پر جسقدر انگریز ملازم ہیں انکو موقوف کر دیا جاوے۔ چینی فوج میں جو جرمن اتالیق مقرر ہیں انکی جگہ روسی مقرر کئے جائینگے۔ پورٹ آرتھر کے قلعوں کو چینی گورنمنٹ روسی روپیہ سے اور روسی افسروں کی نگرانی میں ازسرنو تعمیر کریگی جسکا دوسرے سر نطوں میں یہ مطلب ہے کہ پورٹ آرتھر پر روسی قبضہ دائمی ہوگا ٭

ایضاً ملکہ معظمہ قیصر جرمنی۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہزادہ ہنری جب محل آسبورن میں اپنی جدہ ماجدہ کو سلام کرنے گئے تھے۔ تو انکے پاس اپنے بھائی قیصر کیطرف سے ملکہ معظمہ کی طرف ایک طویل خط بھی تھا ٭

ایضاً روس و جرمنی۔ قیصر جرمن نے میرلی پرشیا کو قلعہ گراڈنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ زار میرا نہایت عزیز دوست ہے اور اسکے اور میرے ملٹری خیالات اور آراء یکساں ہیں۔ اس اشارا کو نہایت اہم اور موثر سمجھا جارہا ہے

ایضاً۔ کسالا میں نوسو مصری فوج نے نیچے کر اطالین جھنڈے کو دوش بدوش مصری جھنڈا نصب کر دیا ہے۔ اطالین ۲۵ دسمبر کو باضابطہ طور پر مقام مذکور مصر کے حوالہ کرینگے ٭

ایضاً۔ **بورنیو میں شکست**۔ بورنیو سے خبر آئی ہے کہ بورنیو کا انگریزی علاقہ کوہ پولیس سپاہیوں کی جماعت نے مت صالح باغی کے قلعہ پر حملہ کیا تھا۔ مگر پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ چھ سکھ سپاہی اور ایجوٹنٹ جونیئر قتل اور سات سپاہی جو نیز غالباً سکھ ہونگے زخمی ہوئے ٭

روس کے ارادوں کی نسبت ولایت کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار ایک روسی کے حوالہ سے سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھتا ہے

"اسوقت روسی گورنمنٹ ایک طرف ہمہ تن متوجہ ہے۔ اسکی تمام توجہ ہندوستان کی سرحد کی طرف منعطف ہے۔ گذشتہ معاملات میں روس اس نیت سے ٹرکی کو مدد کرتا رہا تھا کہ اسی اس لڑائی میں جلد یا دیر بعد ضرور انگلستان سے ہوگی ایک زبردست ایشیائی معاون ملجائے۔ انگلستان مشرقی ایشیا کی فتح کا ارادہ رکھتا ہے جسے روس کبھی گوارا نہیں کرسکتا وسطی اور مشرقی ایشیا میں جو کچھ اسوقت ہو رہا ہے۔ وہ اس قطعی لڑائی کا پیش خیمہ ہے جو قبضہ ہندوستان کیلئے لازمی طور پر انگلستان اور روس میں ہونیوالی ہے۔ تمام دیگر اطراف میں روس کے راستہ میں صرف اسی لئے مشکلات ڈالی جارہی ہیں کہ اسکی پیشقدمی ہندوستان کو روکا جائے ٭

"علاقہ آزوف کاسپین کی ریلوے لائن کے ذریعہ سے بینظیر روسی فوج متعینہ علاقہ کوہ قاف و ترکستان جو تعداد میں ساڑھے تین لاکھ ہے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ہرات پر قابض اور افغانستان پر متصرف ہوسکتی ہے جنگی سامان اسباب حرب و ضرب اور رسد بآسانی کاسپین کے راستہ روسی فوج کو افغانستان میں پہنچائی جاسکتی ہے کیونکہ بحیرہ اسود اور دریاء والگا کے دوراستے موجود ہیں

اشتہاروں کا بادشاہ

بقول شخصیکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ مینے بعد کامل تجربہ کے ایک دوکان ڈاکٹری کی کثرہ گنہیاں چوک فرید شہر امرتسر میں کھولی ہے جسمیں ہر ایک مرض کا علاج شرطیہ طور پر کیا جاتا ہے۔ اور صرف تین ہی ماہ کے عرصہ میں صدہا مریض میرے علاج ہو کر فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور چونکہ میری غرض عوام کو فائدہ پہنچا کر نیکنامی حاصل کرنیسے ہے اسلئے میں ان اشخاص کا علاج جو کہ بالکل مفلس اور نادار ہیں دوکان پر آنیسے مفت کر رہا ہوں اور ہمیشہ کرونگا بیشک ایسے اشخاص میری دوکان پر آویں۔ اور میں بلا کسی قیمت کے علاج کرونگا۔ اور اسی غرض سے کہ غیر شہروں کے اصحاب بھی میری مجرب ادویات سے فائدہ اٹھاویں مجھ کو بہت اصحاب نے اپنی مفصلہ ذیل ادویات کے مشتہر کرنے پر مجبور کیا جنکا کہ ان اصحاب نے تجربہ کیا اسلئے میں مفصلہ ذیل ادویات تیار کر کے ذخیرہ جمع کیا ہے۔ اور ہر وقت قیمت پیشگی آنے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہو سکتی ہیں۔ پتہ صاف اور ٹھیک طور پر لکھنا چاہیئے۔ محصول ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار ہوگا۔

ضروری اطلاع

چونکہ میری غرض بالکل عوام کو فائدہ پہنچانے کی ہے لہذا اگر کوئی صاحب اپنی کسی اور بیماری کی تشریح مکمل طور پر بصیغہ خط لکھکر بمکٹ کے میری پاس روانہ فرماویں تو میں بڑی خوشی سے مناسب وقت نسخہ بھی تجویز کر کے انکے واسطے روانہ کرونگا۔ اور اگر کوئی صاحب مجھ کو باہر کہیں کسی مریض کے علاج کو اپنے پاس بلوانا چاہیں تو میں بڑی خوشی سے فیس وغیرہ مقرر کرنے کے بعد حاضر ہو سکتا ہوں

حبوب ہاضمہ

یہ گولیاں دائمی قبض۔ درد شکم۔ بدہضمی۔ گیاس۔ ضعف معدہ وغیرہ وغیرہ امراض کو بالکل رفع کرتی ہیں۔ قیمت فی بکس ۱ عدد

تریاق بواسیر

یہ ایک منجمد روغن ہے جسکے بیرونی استعمال سے خواہ خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر بالکل رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ عدد

حبوب عشرت

یہ گولیاں اسکے لئے اکسیر ہیں اور لطف یہ ہے کہ ہر مزاج کو مریض کو مفید پڑتی ہیں خواہ گرم ہو یا سرد قیمت فی بکس ۱ عدد

حبوب سلیمانی

ان گولیوں کے استعمال سے قوت باہ بہت زیادہ ہو جاتی ہے ہر خورد و بزرگ جوان اور ہر عمر کے نزلہ ضعف دماغ ضعف دل اور قبض کو اکسیر ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

سفوف جریان

یہ سفوف خشک حالت میں دیا جاتا ہے۔ مریض کو پرہیز سے رکھ کر یہ سفوف استعمال کرنے سے کسی قسم کا جریان خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو بند ہو جاتا ہے۔ قیمت فی بکس ۱ عدد

حبوب جریان

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی پرانا جریان ہو تھوڑے ہی عرصہ میں بند کر دیتی ہیں۔ اور کثرت احتلام اور سرعت انزال کو بھی دور کر دیتی ہیں۔ ہر مزاج کو گرم ہو یا سرد ہر موسم میں مفید ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

حبوب آتشک

یہ گولیاں خواہ آتشک سے بدن کتنا ہی خراب کیا ہو تندرست کر دیتی ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی صرف ایکدو دست آتے ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

مرہم آتشک

خواہ کتنا ہی گہرا اور خراب زخم آتشک کا کیوں نہ ہو مرہم کے لگاتے ہی درد بالکل بند کر دیتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا قیمت فی بکس ۱ عدد

سفوف دافع بدہضمی

ہر ایک شخص کو عام ہے کہ بدہضمی سے کیا تکلیف دہ مرض ہے اسمیں سے ایک پڑیا کی پٹی ہر کیف تنگ لگانے سے دو گرہ بدہضمی کو بٹھا دیتی ہے قیمت ۲ پڑیاں ۱ عدد

حبوب طحال

تلپ تلی ایسی ناموذی مرض ہے کہ اسکا جانا کار بست مشکل و اعرب محال ہے مگر یہ گولیاں چند روز استعمال سے بالکل دفع کر دیتی ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

سفوف دافع بخار

ہر ایک شخص کو عام ہے کہ بخار کیسا تکلیف دہ مرض ہے اسمیں سے ایک پڑیا کی پٹی ہر کیف تنگ لگانے سے دو گرہ بدہضمی کو بٹھا دیتی ہے قیمت ۲ پڑیاں ۱ عدد

حبوب دافع بخار

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی بخار ہو چند روز استعمال سے دفع کر کھو دیتی ہیں اور خواہ بخار چڑھا ہوا یا اترا ہر وقت مریض کھا سکتے ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

حبوب عشرت

یہ گولیاں اسکے استعمال سے خون کا خراب ہو جانا آتشک کے مادہ کا خون کو خراب کر دینا پھوڑا پھنسی وغیرہ نکلنا بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

روغن نشہ

یہ ایک روغن ہے جو کہ گرما کا مالش بدن پر ایک جسکا لگانے سے تھوڑا سا کو اتنا زیادہ کر دیتا ہے کہ مرد بستر سے نہ اٹھ سکے قیمت فی شیشی ۱ عدد

روغن طلا

یہ روغن ہے کہ پہلی عمر کی نقطہ کاریوں سے جو خرابیاں ہو جاتی ہیں انکو دور کر دیتا ہے اور کسی قسم کا داغ نہیں رہتا قیمت فی شیشی ۱ عدد

مرہم آتشک

خواہ کتنا ہی گہرا اور خراب زخم آتشک کا کیوں نہ ہو مرہم کے لگاتے ہی درد بالکل بند کر دیتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا قیمت فی بکس ۱ عدد

جوہر عشرت

اسکے استعمال سے خون کا خراب ہو جانا آتشک کے مادہ کا خون کو خراب کر دینا پھوڑا پھنسی وغیرہ نکلنا بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

دوا واقع سوزاک قرحہ

اس دوا کے استعمال سے خواہ کتنی ہی پیپ اور جلن وغیرہ ہو فوراً بند ہو کر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر ہی پیشاب صاف آنے لگتا ہے اگر سالہا سال کا پرانا ہو تو بھی ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

عرق پیچکاری

یہ ایک ایسی عمدہ دوا ہے کہ خواہ کیسا ہی پرانا قرحہ ہو پچکاری کرنے سے دفع کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

اکسیر درد کوش

خواہ کیسا ہی درد کتنا ہی سخت ہو اس عرق کی دو تین بوند ڈالنی سے بیس منٹ میں آرام ہو جاتا ہے بہت مریضوں کو کافی ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

طلسم درد سر

یہ عرق خواہ کیسا ہی شدید سر میں ہو گرمی سے یا سردی سے ماتھے پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے ایک شیشی بہتر صد مریضوں کو کافی ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

عرق حیات

یہ مرہ انسان کی زندگی کو کیسا خراب کیا ہو کیسا ہی انسان ایسے جنسی موت کے جبڑے سے نکل آتا ہے اس عرق کی تین ہی چوراکیں کمی رہنے سے گنتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

نور چشم

یہ سرمہ نور چشم قدیمہ جالا غبار پھولا وغیرہ وغیرہ کل امراض چشم کو بالکل دفع کر دیتا ہے اور اسکو ہمیشہ استعمال کرنیوالے کو کبھی بیماری آنکھ کی نہیں ہوتی پوری ۱ عدد

اکسیر کنٹھیا

اس دوا کے استعمال سے خواہ کیسا ہی پرانا کنٹھیا کیوں نہ ہو بالکل اچھا ہو جاتا ہے اور دو چوڑوں وغیرہ کا تو استعمال کے تیسرے روز ہی کمی ہونے لگتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

مسیحا

ڈاڑھ کا درد ایسی ناموذی مرض ہے کہ اسکا سوائے ڈاڑھ نکالنے کے اور علاج کم مفید پڑتے ہیں۔ اس عرق میں روئی تر کر کے لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

سفوف صابری

اس سفوف کے روزانہ منہ پر ملکر دھونے سے چہرہ کا رنگ خوبصورت اور کسی قسم کا چہرہ داغ وغیرہ ہو تو بالکل جاتا رہتا ہے قیمت فی بکس ۱ عدد

منجن دندان

اس منجن کے استعمال سے دانتوں کا ہلنا اور درد ہونا اور گوشت خوردہ وغیرہ اور خون کا آنا کل امراض دور ہو جاتے ہیں اور دانت بہت صاف رہتے ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

عرق حیات

یہ مرہ انسان کی زندگی کو کیسا خراب کیا ہو کیسا ہی انسان ایسے جنسی موت کے جبڑے سے نکل آتا ہے اس عرق کی تین ہی چوراکیں کمی رہنے سے گنتا ہے قیمت فی شیشی ۱ عدد

جوہر دافع بخار

یہ گولیاں خواہ کیسا ہی بخار ہو چند روز استعمال سے دفع کر کھو دیتی ہیں اور خواہ بخار چڑھا ہوا یا اترا ہر وقت مریض کھا سکتے ہیں قیمت فی بکس ۱ عدد

جناب حکیم عبدالصمد صاحب

ہمارے شہر میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ کے ہاتھ کی بنی ہوئی دوائیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ جو صاحب آپ سے علاج کرانا چاہیں ہمارے ہاں تشریف لاویں۔ آپ ہر روز ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ہمارے ہاں تشریف رکھتے ہیں۔